

بلوچستان صوبائی اسمبلی

مباحثات

(از ۷ رجبون ۱۴۰۲ تا ۳ جولائی ۱۴۰۲)

جلد دوئم

③

پلوچستان صوبائی اسمبلی

پہلی پلوچستان صوبائی اسمبلی کا دوسرا اجلاس

چہارشنبہ ۷ جون ۱۹۴۲ء

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چھترے (سابقہ ٹاؤن ہال) کوئٹہ میں زیر صدارت سردار محمد خان یار ورنی
اسپیکر صوبائی اسمبلی، بوقت ذبحے صبح منعقد ہوا۔

تلادتِ کلامِ پاک فو ترجمہ از مولوی شمس الدین۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ حَمْدٌ

إِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَىٰ فِي الْأَرْضِ وَجَعَلَ أَهْلَهَا شَيْعَةً
لِيُتَخْرِيفَ طَآئِفَةً مِنْهُمْ يَدْعُونَ أَبْنَاءَهُمْ وَيَسْتَحْجِي
إِنَّا نَعْلَمُ إِنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِينَ هُوَ وَنَرِيدُ أَنْ تَمَنَّ
عَلَى الَّذِينَ اسْتَقْعِدُوا فِي الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أَلْمَةً هُوَ
جَعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ هُوَ وَنَمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَنُرِي

فَرُّخُونَ وَ هَامَنَ وَ حِنْوَدَ هُمَا مِنْهُمْ مَا حَالَوا

یَحْذَرُونَ ۝ (پارہ ۲۰ شیخ)

"فرعون نے خدا کی زمین میں بہت سر اٹھایا اور اس کے رہنے والوں میں پھوٹ ٹھلیں کر گروہ در گردہ کر دیا۔ ان میں سے ایک جماعت کو اس قدر کمزور کھلتا اور ابھر لئے نہ دیتا۔ کہ ان کے فرزندوں کو قتل کرتا اور زندہ رکھتے ان کی عورتوں کو ان کے اغراض و ناموس کو برپا کرتا۔ اس میں شک ہنسیں کہ وہ زمین کے مفسدوں میں سے ٹرا مفسدہ تھا۔ باہم بہہ سہما فیصلہ یہ تھا کہ جو قوم، ملک میں سب سے زیادہ کمزور سمجھی گئی تھی اس پر احسان کریں۔ اسی قوم کے لوگوں کو برداشت و ریاست بخشیں، سلطنت کا دارث بنا کیں اور انہیں کی حکومت ملک میں قائم کرو دیں۔ فرعون وہ آمان اور مکران قوم کو جس صنیعت قوم کی طرف سے بغاوت و خودج کا کھٹکا لگا رہتا تھا اور جن کے لئے وہ انہیں کمزور رکھتے تھے وہی ان کے سامنے لا میں ۔"

چاہم میر غلام قادر خاں :-

مسٹر اسپیکر :-

لیکن یہ تو سوالات کا گھنٹہ ہے۔ میاں سیف اللہ خانہ پاچہ اپنا سوال پوچھیں۔

میاں سیف اللہ خانہ پاچہ :-

کیا وزیر داخلہ ازرا و کرم بتائیں گے کہ ۔

I would like to move a motion.

(۱) کیا یہ حقیقت ہے کہ صلح کوڑہ کا دینی لکھنے کو سڑھ میں رہائش پذیر لوگوں کو ڈومیسال سرٹیفیکٹ پاکستان کی شہرت کے ایجٹ کے تحت جاری کرتا ہے؟
 (ب) حکومت کے مตلاف افران کی طرف سے دینی لکھنے کو ڈومیسال سرٹیفیکٹ جاری کرنے کے متفق کیا کوئی احکامات اور ہدایات دی گئی ہیں؟ اگر ایسا ہے تو کیا وزیر صاحب ان کی لیکن قانون میں پیش کریں گے؟

قائد ایوان (سردار عطاء اللہ خان مدنگل)

(۱) ڈیٹرکٹ محترم صلح کو سڑھ پیش اپنے صلح میں رہائش پذیر لوگوں کو ڈومیسال سرٹیفیکٹ پاکستان کی شہرت کے ایجٹ ۱۹۵۱ء کے تحت اور قاعدہ شہرت پاکستان ۱۹۵۲ء کے قاعدہ نمبر ۲۳ کی رو سے سابق ایجٹ گورنر جنرل اور چیف لکھنے بلوچستان کے اعلان نمبری ۴۵۲ متفرق ۴۰ جی مورخ ۲۶ دسمبر ۱۹۵۲ء کے مطابق جاری کرتے ہیں۔

(ب) جی ہاں۔ مندرجہ ذیل ہدایات و احکامات کی ایک ایک لفظ شامل ہے۔

(۱) اعلان نمبر ۱۹۵۲/۱۹۵۲/۱۳/جی متفرق ۴۰۔ مورخ ۲۳ دسمبر ۱۹۵۲ء جاری کردہ اسے جی جی و چیف لکھنے بلوچستان۔

(۲) گستاخ مراسلہ نمبر ۳/۵۳/۷/۲۰۰۳ مورخ ۲۳ جولائی ۱۹۵۴ء از ڈینی سیکرٹری وزارت داخلہ حکومت پاکستان۔

(۳) چھٹی نمبر ۵۵-۴/۳۸/۹۴ مورخ ۳۰ جنوری سال ۱۹۵۴ء و نمبر ۳/۷/۹۶ مورخ ۲۵ جولائی مراسلہ حکومت پاکستان۔

(۴) ۷/۶/۱۱/) چھٹی نمبر ۱۹/۱ مورخ ۲۵ ستمبر ۱۹۵۴ء حکومت مغربی پاکستان کا مراسلہ۔

جماعہ میر غلام قادر خان :-

کیا حکومت ان ڈومیسال سرٹیفیکٹوں کے نئے کوئی ایسا بہتر طریقہ کار اخنیا رکریں گے۔

جس سے صحیح مستحق افراد کو ڈوی سائل سرٹیفیکیٹ جاری ہو سکیں۔

قائدِ ایوان :-

میں معزز ممبر کی ہر اس بحث کا، جس سے یہاں کے شہریوں کا تحفظ یا ان کے حقوق کا تحفظ سوتا ہو۔ خیر مقدم کروں گا۔

میاں سید اللہ خان پراچہ :-

کیا یہ حقیقت ہے کہ ہائی کورٹ میں ایک بڑی پیشہ ہوئی تھی۔ جو کہ ۱۹۷۱ - P.D. میں شائع کی گئی ہے۔ جس میں ہائی کورٹ نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ ڈپٹی مکٹر کو یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ اس ایجٹ کے تحت جو ذمہ داریاں اس کو سونپنی گئی ہیں۔ ان سے تجاوز کر کے لوگوں کے ڈو میسال سرٹیفیکیٹ رو کرے۔ میرے پاس یہ اس کی رو نقل بھی ہے اور میں جانب وزیر اعلیٰ صاحب کی خدمت میں مسٹر اسپیکر کے ذریعے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ڈپٹی مکٹر اس وقت برٹی زیادتیاں کر رہے ہیں اور بالکل اپنے اختیار سے تجاوز کر کے Reject کر رہے ہیں۔

قائدِ ایوان :-

Point of order.

معزز ممبر نے ضمنی سوال پوچھنا ہے ضمنی سوال کے نام سے وہ تقریر نہیں کر سکتے۔ چودہ بولا پوچھتے ہیں، میں جواب دینے کے لئے یہاں بیٹھا ہوں۔ ان کی خدمت میں جاب ضرور وہ نکال بیکن وہ ضمنی سوال کے نام پر تقریر نہیں کر سکتے۔ میں اسپیکر صاحب کی توجہ اس طرف دالتا ہوں۔

مسٹر اسپیکر :- آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

میاں سید اللہ خان پراچہ :- جاب میں نے یہ عرض کیا تھا۔ کیا یہ حقیقت ہے کہ

لائی کو رہ میں ڈپٹی لکشنر کے خلاف رہ پیش آئی ہے جس کے اندر حصہ اُنہاً چھپری نو تحریر مقابله کو نہیں آف ویسٹ پاکستان جس میں کہنا جائز طریقے سے ٹو میسال دینے سے ڈپٹی لکشنر نے الگ کر دیا تھا۔ یہ میرا ضمنی سوال ہے۔

قائدِ الیوان :-

چنانچہ اس مخصوص معاملے کا تلقی ہے۔ معزز نمبر اگر PLD کا حوالہ دیتے ہیں میں امکو غلط قرار نہیں دے سکتا۔ لیکن میں معزز نمبر کو یہ لفظ دلاتا ہوں کہ اس قسم کی کوئی بھی چیز اگر میرے نوش میں لائی گئی جس میں کہ ڈپٹی لکشنر یا کسی افسر نے Existing Rules کے خلاف کوئی کارروائی کی تو تو اس کے خلاف action لیا جائے گا۔

عبدالصمد خان اچھزدی :-

کیا وزیر اعلیٰ صاحب کو علم ہے کہ دوسرا سے صوبوں میں اس مسئلے کی چھان میں کیلئے مکیثیاں مقرر ہوئی ہیں۔ جو دوسری سائل سرٹیفیکیٹ کی چاپخ پڑھات کرتی ہیں۔ کیا یہاں بھی ایسا کیا جائے گا؟

قائدِ الیوان :-

یہ سوال حکومت کے زیر یوز ہے اور اس پر مناسب کارروائی کی جائے گی۔

میمال سیدف الدین خان پیراچہ :-

کیا یہ حقیقت ہے کہ صوبہ بلوچستان میں جو لوگ آباد کارہیں۔ ان سے ڈوبیاں سرفیکٹ طلب کے چاتے ہیں اور موجودہ ڈپٹی لکشنر کے پاس اتنا عمل نہیں ہے کہ وہ دوسری سائل سرفیکٹ کے لئے آنے والی درخواستوں کی مناسب چھان میں کر لے اور ٹھوڑے وقت کے اندر ان کی مستgorی یا نامنظوری دے سکے؟

قائدِ الیوان :-

اس سلسلے میں حکومت نے کوئی نئے احکامات جاری نہیں کئے ہیں۔ اگر ہوئے بھی ہوں تو ہمارے Predecessors فی الحالی کئے ہونگے جن کی ذمہ داری بہر حال ہم سے زیادہ حرز مہرب پر آتی ہے۔ جو ان کے ساتھ بہت زیادہ مندرج رہے ہیں۔

جامِ میر غلام قادر خان :-

کیا حکومت کچھ اس قسم کے اقدامات یا تجویز پر عورت کریں گی۔ جن سے بلوچستان کی صحیح ثابت کا اندازہ ہو سکے؟

قائدِ الیوان :-

میں نے خالص حب کے سوال کا جواب دے دیا تھا۔

میاں سیف الدین خان پر اچھہ :-

جناب اسپیکر - اسمبلی کے شروع ہرنے تک ہمیں اپنے سوالوں کے جوابات نہیں ملے تھے۔ جس کی وجہ سے ہم ان کو اچھی طرح نہیں پڑھ سکے۔ ظاہر ہے کہ ہم ممکنی سوالات کیوں نہ پیش کر سکتے ہیں۔ فی الحال میرے کوئی یعنی چار سوال ہیں۔ مگر ان سوالوں کے پر عکس مجھے صرف ایک سوال کا جواب دیا گیا ہے۔ اب جواب میں اپنے باقی سوالوں کا پھر کیسے پڑھ سکتا ہوں۔

خان عبد الصمد خان اچھری لی :-

کیا وزیر اعلیٰ صاحب نتایج کے کہ وہ خود اور ان کے ساتھی اور کچھ دوسرے حضرات اپنی الفریاد میں جو جملہ بہت ذہراتے ہیں کہ بلوچستان کے رہنے والوں کے حقوق میں کوئی

فرق نہیں ہوگا۔ اگر یہ حقیقت ہے تو اس سارے جملے کی۔ لیکنی کی۔ اُس مسئلے کی کیا صورت ہے۔

سردار خیر بخش خان مری :-

I have a point of order Sir,

میرے خیال میں یہ تصویر ہے کہ چینچنا آئیلی سیشن کے دوران Etiquette کے خلاف ہے۔ لہیں بھی نہیں دیکھا گیا ہے کہ یہ شور اور مداخلت
.....

مسٹر اسپیکر :-

دوس منٹ کے لئے ان کو اجازت دی گئی تھی۔

سردار خیر بخش خان مری :-

سیشن میں گفتگو کے دوران سوال و جواب پڑھی توجہ نہیں دی جاسکتی ہے۔ یہ آئیلی بالکل چاۓ پارٹی بن گئی ہے۔

مسٹر اسپیکر :-

مسٹر پاچھر۔ دوسرًا آپ کا غیر نشان زدہ سوال تھا۔

میاں سیدف الدین خان پر اچھہ :-

جانب میں عرض کردہ حق کا طریقہ کارائیے ہوتا ہے کہ تمام سوالوں کے جواب چھپ کر سرگرمبر کو مل جاتے ہیں۔ چاہے وہ سوال اُس کا ہو یا دوسروں کا ہو۔ کیونکہ اگر کوئی ممبر ایسا بھی موجود کریں میں غیر عادھا ضرر تو اس کی جانب سے بھی وہ سوال پوچھا جاسکتا ہے۔ مگر ہم یہ سے وہ سوال پوچھیں۔ جیکہ سمارے سامنے کوئی چیز ہی نہیں رکھی گئی ہے۔ اور آئیلی شروع ہونے تک تو سوالوں کے جوابات بھی نہیں آئے اور تلاوت قرآن مجید کے بعد نہیں وہ جوابات ملے۔ اب ہم اس میں کیا کر سکتے ہیں جواب۔

جامِ میر غلام قادر خان :-

Sir, It would be better if the Government may kindly furnish the answer on later stage also.

مسٹر اسپیکر :- وہ کیسے؟

جامِ میر غلام قادر خان :- جن سوالات کے جوابات موصول نہیں ہوئے۔ پھر طرائقہ کاریہ ہو گا کہ کل ان کا جواب دیا جائے۔

مسٹر اسپیکر :-

مختلف حکوموں کے لئے مختلف دن مقرر ہیں۔ آپ کو جوابات اُسی ترتیب سے ملیں گے۔

جامِ میر غلام قادر خان :-

No Sir, when the clear notice of fifteen days already being given to the Govt., then I think it is a privilege of the member to get his answer Sir.

قائد الیوان :-

ایسی کوئی بات نہیں کہ گورنمنٹ اس سوال کا جواب دینا نہیں چاہتی اور نہ ہی ممبر صاحبان نے کوئی ایسا سوال پیچھا ہے جس کے دیشے ہم گزین کریں۔ بالآخر جو سوالات اپنوں نے کئے ہیں ان کے

چاہات ہمارے پاس تیار ہیں۔ ہم ان کے جواب دینے کے لئے اپنی تیار بیسی ہیں۔ اگر نمبر صاحب اُن سُننا نہیں چاہتے اور اپنا سوال Press کرنے نہیں چاہتے تو اس کا ہمارے پاس کوئی علاج نہیں ہے۔

میاں سعیف الدخان پر اچھہ :- نہیں جواب ہم تو بڑے Interested ہیں۔ مسٹر اسپیکر۔ ہم تو اس پر ضمنی سوال کرنا چاہتے ہیں۔ مگر جیسا کہ میں نے عرض کیا ہیں پس سوالوں کے نمبر پر چھٹا جاتا ہوں۔ چاہے جواب میلے یا نہ ملے۔ تو پھر آپ خود اس کا فیصلہ کر لیں۔ میرا انکا سوال نمبر ۲۱ ہے۔

پنجم ۲۱۔ کیا وزیر ملازمت و انتظامی امراء از راہ کرم بتائیں گے کہ (۱) کیا یہ حقیقت ہے کہ بلوچستان منشیریں شاف ایسوی ایشن کے مطالبات پر غور کرنے کے لئے حکومت ایک مکمل تشکیل دینے کے لئے رضامند ہوئی تھی؟ (۲) اب، انجمن کے مطالبات کیا تھے؟ — اور (۳) حکومت اس سلسلے میں کیا اقدامات کرنا چاہتی ہے؟

قائد الیوان :- (۱) جی ہاں یہ حقیقت ہے۔

(۲) ان کے مطالبات یہ ہیں۔

(۱) بلوچستان سیکریٹ اور اس سے مختفہ محلہ جات و دفاتر اور بلوچستان سیکریٹ یونین سیکریٹ کے منشیریں عملے کو جو وکیونٹ کے قیام سے پیشتر ملازمت میں تھا، کو سابقہ مغربی پاکستان کے پے سکیل دیئے جائیں۔ (۲) بلوچستان سیکریٹ اور نان سیکریٹ کے منشیریں شاف کے پے سکیل میں موجودہ امتیاز ختم کیا جائے۔

(۳) ریاستی مدت کی مقررہ تھر کے بعد ملازمت میں توسعہ نہ کی جائے۔

(۴) نئے قائم شدہ بلوچستان سیکریٹریت کے منشیل ٹاف کا نئے بھرے سے تعین کیا جائے۔
 (۵) پہلے ملازمین کے توانیں کو جو ون ریٹ کے قیام سے پہلے اس صوبے میں رائج تھے۔
 بحال کیا جائے اور سابقہ حکومت مغربی پاکستان کے مرتب کردہ توانیں کو منسوخ کیا جائے۔
 (۶) منشیل ٹاف کا رتبہ پرانے ترجیحات مقابل دوسرا ملازمتوں کے جیسا کہ ۲۵
 سے پہلے حاصل تھا۔ وہی دوبارہ رکھا جائے۔

دیج، اس شکل میں حکومت نے ایک ملکی قائم کی ہے۔ چھے ہدایت کی لگتی ہے کہ وہ تمام مطابق کا مکمل جائزہ لینے کے بعد جلد اپنی سفارشات حکومت کو پیش کرے۔ تاکہ حکومت ان کی روشنی میں ہر مطابقے پر مناسب فیصلہ صادر کر سکے۔

جام میر غلام قادر خان ب-

How long, Sir, it will take the committee to submit its report?

قائد الیوان :-

No date has been fixed so far, but I assure the Hon'ble member that we will try to decide as soon as we can.

خان عبدالصمد خان اچکزی :- سوال نمبر ۷۳۔ میں نے وزیر اعلیٰ اصحاب کو عرض کر دیا ہے کہ میرے سوالات وقت پر آئے ہیں۔ لیکن میرے خیال میں ان پر کارروائی نہیں ہوئی ہے۔ کیا ہاتھ ہے؟

مistr اسٹریکٹر ۔ خان صاحب جو سوالات آپ کے رولنگ کے مطابق موجود ہیں ۔

اُن کو پندرہ دن پہلے آنا چاہیئے تھا۔ وہ نہیں کئے۔

عبد الصمد خان اچکزی :- ابھی میں اس کامسوڈہ موجود ہے جس میں انہوں نے خود لکھا ہے کہ ۲۴ مریٰ کو جو سوالات آپ نے بھیجے ہیں یہ وہ سوالات ہیں۔ ۲۴ مریٰ سے لگن لیجئے رکھتے دن ہوتے ہیں۔

مسٹر اسپلیکر :- کس ملک سے مستحق ہیں؟

جاہم میر غلام قادر خان :- اس کے مستحق جانب یہ گزارش کروں گا کہ کم از کم اس اہم مسئلے کو جو کہ اس معزز ایوان کے مکن کا ایک اہم مسئلہ ہے، اس پر تحقیقات فرمائیں گے۔ کہ کیا وجہ تھی کہ

Sir, may I have your attention Please?

مسٹر اسپلیکر :- چودہ دن تو نہیں بنتے خالصاحدب۔ پندرہ دن آپ لگن لیں ۲۴ مریٰ کے بعد۔

عبد الصمد خان اچکزی :- جو زیادی لویشن کل آر ہے ہیں۔ ان کا حساب بھی اسی طرح سے پورا ہوتا ہے۔ کہ دینے والا دن اور آج کا دن شامل کیا جائے۔ اگر نہیں تو پھر وہ پیش نہیں کو سمجھتے۔

مسٹر اسپلیکر :- ان کا نولس کس تاریخ کو دیا گیا تھا؟

مسٹر عبد الصمد خان اچکزی :- ان کے پاس ہے، ان سے پوچھیں (اشادہ سپلیکر جماعتی) میاں سید علی اللہ خان پڑاچہہ۔ جاہب اسپلیکر صاحب پونکھہ سوال کا نولس پوچھا شد۔

ہے تو پھر اسی مدعیار میں جو ریز و لیوشن ہیں ان کو آپ روز فرمائیں اور تازہ بیلٹ کر کے بھایا
ریزو و لیوشن کو پھر لیا جائے۔ یہ اب آپ کی Ruling پر منحصر ہے۔

مسٹر اسپیکر: یہ بات کل ہو گی جب ریز و لیوشن لئے جائیں گے۔

مسٹر عبد الصمد خان: ہاں۔

مسٹر اسپیکر: تو آج اپنا کام کیجئے۔

خلیل عبد الصمد خان اچھنڈی: آج کا دن اگر آپ شما نہیں سمجھتے ہیں تو پھر پورا نہیں ہے۔
ختم ہے۔

خلیل سیف اللہ خان پر اچھہ: نہیں میری عرض یہ تھی اسپیکر صاحب کے Ruling
ہو گئی اور دونوں چیزوں کیلئے ایک ہی Ruling ہو گی۔ پھر یا تو ہم اعتراض خواہ مخواہ اٹھائیں گے کہ آپ اس پر بیلٹ نہیں کرو اسلکیں گے بلکہ ایسا
ریز و لیوشن کا۔ تو اس کی تیاری پہنچے ہوئی چاہیے۔

مسٹر اسپیکر: اسے کل پڑھائے رکھتے ہیں۔ وہ ریز و لیوشن کل آئیں گے۔

خلیل سیف اللہ خان پر اچھہ: سوال نمبر ۶۰

قائدِ الیوان: ۔۔۔

Question No six-zero ?

Six-zero.

خلیل سیف اللہ خان پر اچھہ: ۔۔۔

فائدہ الیوان :-

I do not have a motion of that.

مسٹر اسپیکر :- آج تو آپ کے دو سوالات ہیں۔

میاں سعیف اللہ خان پر اچھے :- اس کا میرے پاس باقاعدہ ریکارڈ ہے۔

مسٹر اسپیکر :- لٹ میں نہیں ہے۔ دونثان زدہ سوالات ہیں۔

میاں سعیف اللہ خان پر اچھے :- میں نے دیکھے ہیں (وقتھ کے بعد) اس لٹ میں تو دو سوال دیئے ہوئے ہیں۔ قواعد کے مطابق آج کے دن میں ملکہ التحریرات وغیرہ ہے تو میرے سوال کا جواب نہیں آیا۔

مسٹر اسپیکر :- اس وقت وقت صاف کرنے کی بجائے یہ ساری باتیں آج آپ مجھ سے میرے چیکر میں پوچھیں۔ آگے بڑھیں۔

میاں سعیف اللہ خان پر اچھے :- تو جاپ عالمی ہم کیا آگے بڑھیں گے۔ جیکہ ایک گھنٹہ سوالوں کے لئے ہے اور ہمارے سوالوں کے جواب نہیں آتے۔

مسٹر اسپیکر :- وہاں آپکی تسلی ہو جائیگی۔ غیر نشان زدہ سوالات آپ کر لیں۔

میاں سعیف خان پر اچھے :- جی ہاں غیر نشان زدہ سوال کا تو یہی طریقہ ہوتا ہے۔ کہ ہمیں جواب سخری می تھورت میں آ جاتا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ وہ نہیں دیا گیا ہوگا۔ اس پر سپلینمنٹری نہیں ہوتا۔

تمامہ ایوان :- سپلینٹری بھی نہیں ہوتا۔ وہ تو ٹیبل پر رکھ دیا جائے گا۔

میاں سیدف اللہ خان پیرا چھوڑ :- بھی ہاں۔

مسٹر اسپلیکر :- میاں سیدف اللہ خان کا جو عین زبان زدہ سوال ہے۔ اُس کا تحریری جواب
وزیر مستقلہ میز پر رکھیں گے۔

تمامہ ایوان :- بھی ہاں۔ وہ تمیز پر رکھا ہوا ہے۔ ملاحظہ و صفحہ (۱۷-الف) میں

میاں سیدف اللہ خان پیرا چھوڑ :- جب اسپلیکر صاحب میں نے ایک Privilege question دیا تھا۔ اس کا نوشیں کل بھیجا تھا۔ وہ آپ تک پہنچ گیا ہو گا۔

مسٹر اسپلیکر :- بھی اسے پڑھیں۔

میاں سیدف اللہ خان پیرا چھوڑ :- میں Privilage کا یہ سوال ابھی میں اٹھانا چاہتا ہوں کہ جو لوپرٹر زامبی کی کارروائی نوٹ کرتے ہیں، وہ لوپرٹر کی قابلیت نہیں رکھتے اور وہ نیماں کی تقریریں اور خصوصاً میری تقریریں صحیح نوٹ نہیں کر سکتے۔
مسٹر اسپلیکر:- میں نے کچھی دفعہ تقریریں کی تھیں، اُس کی نقل جو کچھجہ کو بیسی کئی وہ صحیح نوٹ نہیں ہوئی تھیں۔ اور اس میں جو خامی ہے۔ آپ کے نوشیں میں لانا چاہتا تھا تاکہ یہ خامی دور ہو جائے۔ یا تو یہ جیسا کہ ٹیپ ریکارڈنگ کا انتظام ہے۔ اُس سے یہ بعد میں پھر بلیٹھ کر تقریریوں کو صحیح طریقے سے نوٹ کریں یا کوئی اور انتظام کیا جائے۔ ہمیں صحیح نقل ملتی چاہیے۔

مسٹر اسپلیکر :-

ٹیپ ریکارڈنگ کا انتظام موجود ہے۔ اگر لاہور منٹر
ہسٹ کا جاپ دینہ چاہیں تو دیں۔

سردار احمد نواز سعیدی (الاہمنسٹر)۔

This motion is from Mr Saifullah Khan Paracha; B. Sc. Engineering California U.S.A. This is very commendable, I think, but I would like to object to this written in Assembly. Is it necessary to write all these degrees? I would like ruling on this Sir,

مسٹر اسپیکر:- دُگری۔۔۔! یہاں تو کوئی دُگری نہیں ہے۔۔۔!
وزیر قانون:- جی یہاں پر دُگریاں لمحی ہوئی ہیں۔۔۔

Is it meant to impress the Assembly or meant to impress the people or which.....

مسٹر اسپیکر:- یہ تو پاچ صاحب کا پیڈ ہے۔ جس پر انہوں نے لکھا ہے۔ اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔
وزیر قانون:- اچھا جی۔

In the motion, the Member is anticipating that the people who are here to report cannot follow his speeches. I think the question is premature because he has not put them to test as yet. He did not say any thing. What the newspaper say. Will they give the correct statement? He is anticipating before-hand that they will not be able to do so. I request that Mr. Speaker may rule this out of order.

میاں سیف اللہ خان پر اچھے ہے۔ جنپ اسپیکر میں نے عرض کیا ہے۔ جب

اپکا الیکشن ہوا، اور ڈپٹی اسپیکر کا الیکشن ہوا۔ دو اور تین تاریخ کو تقریریں ہوئی تھیں اور اس دوران میں نے بھی تقریر کی تھی۔ اور جو متن مجھے دیا گیا ہے وہ میری تقریر کے Statement مطابق نہیں تھا۔ کی معزز وزیر صاحب اس کو جیلچھ کر رہے ہیں گئیں نے جو تقریریں نے کی ہے۔ اس کو صحیح روپ نہیں کیا گیا ہے جو عرض کیا ہے۔ میاں کا یہاں مقصد ہے میں نہیں سمجھ سکا۔ کیونکہ میں نے عرض کیا ہے جو تقریریں نے کی ہے۔ اس کو صحیح روپ نہیں کیا گیا ہے۔

سردار احمد نواز خان بھگتی :- آپ کی تحریک میں لمحہ ہو ہے کہ خصوصاً میری تقریر

صحیح نوٹ نہیں کر سکتے۔

میاں سیف اللہ خان پر اچھے ہے۔ اب آپ ان کے ٹاف سے پوچھیں۔

مسٹر اسپیکر :- Original motion میں توصاف لکھا ہے کہ "نہیں کر سکتے"

میاں سیف اللہ خان پر اچھے ہے۔ اچھا۔

مسٹر اسپیکر :- اگر آپ چاہیں تو دیکھ لیں۔

میاں سیف اللہ خان پر اچھے ہے۔ "سلکتے" اچھا میرا مطلب تو سکے سے ہے۔

مسٹر اسپیکر :- آپ کا Original آپ کے اپنے ناتھ سے لکھا ہے۔ شاید لکھا ہو۔ کہ نوٹ نہیں کر سکے؟ دیسے بھی آپ کی تسلی تک لئے کہ یہ واقعی تھیں ہے کہ زور نگ Short hand میخ نہیں ہو سکتی۔ اس لئے کہ ہمارے پاس لکھنے والے نہیں ہیں۔ ہم نے بجزیز کی ہے کہ دو تجربہ کار آدمی باہر سے منگوائے جائیں۔ جہاں قی خار رپورٹ نگ کو بھی ٹریننگ دیں گے اور میاں سبھی میں آکر صحیح روپ نگ بھی کریں گے۔

وچھہ تاخیر

۱۔ صلح کو طالشیں۔ کوئہ پاشن میں ۹۴۳ درخواستیں زیر خود ہیں۔ ان کے فضیلے میں تاخیر کی وجہ یہ ہے کہ کچھ درخواست دہندگان متواتر یا درہائی کے باوجود ڈپٹی لکشنر و ڈسٹرکٹ محیثیت کوئہ پاشن کے دفتر میں حاضر نہیں ہوئے۔ بعض لوگ پاکستان تبدیل کر کے چلے گئے اور انہیں تلاش نہیں کی جاسکا۔ بعض ایسے بھی ہیں جو سرکاری ملازم ہیں اور ان کے مکملوں نے ابھی تک تصدیق نہیں کی کہ وہ کتنے عرصے سے کوئہ ملازمت کر رہے ہیں۔ کچھ لوگ ۲۱ سال سے کم عمر ہیں جنہیں آنکھ والدین یا سر برپ سنتوں سے علیحدہ سرٹیفیکٹ چاری نہیں کے جاسکتے۔

۲۔ صلح ثروب۔ صلح ثروب میں صرف ایک درخواست زیر خود ہے جس کے فضیلے میں تاخیر کی وجہ یہ ہے کہ کوائف کی تصدیق سہر ہی ہے۔

۳۔ صلح چاغنی۔ صلح چاغنی میں صرف ایک درخواست زیر خود ہے، درخواست دہندہ کے پاس صلح لورا لائی کا ڈومیسائل سرٹیفیکٹ ہے۔ اسلئے پی۔ لے چاغنی نے کہا تھا کہ وہ اسے منشوخ کرائے اور اسکی بابت ایک سرٹیفیکٹ پیش کرے۔ ڈپٹی لکشنر لورا لائی کی جانب سے ایسا ہو گیا ہے۔ پھر اسکی درخواست پر غور ہو گا۔ لیکن اس نے اتنک ضروری سرٹیفکٹ میراث نہیں کیا۔ اس لئے اس درخواست پر فیصلہ میں دیر ہوئی۔

صلح قلات۔ اس صلح میں سات درخواستیں زیر خود ہیں اور انکے فیصلہ میں تاخیر کی وجہ یہ ہے کہ درخواستیں نامکمل ہیں۔

غیر لشکان زدہ سوال اور اسکا جواب

- ۱- میاں سیدف الد خان پر اچھے ہے۔ کیا وزیر اعلیٰ صاحب بتائیں گے کہ کہ۔۔۔
 (د) قانون شہریت پاکستان ۱۹۵۸ء کی رو سے ڈو میسائل سٹریپکٹ کے لئے بلوچستان کے ڈپٹی لکشنروں کو اے ۱۹ میں آباد کاروں کی طرف سے داخل کی گئی درخواستوں کی ضمانت کے اور کیا ہتھی؟
 (ب) مندرجہ بائی درخواست گذاروں میں سے کتنے لوگوں کو ڈو میسائل سٹریپکٹ صنعتوار دیئے گئے؟
 (ج) ان میں سے کتنی درخواستیں نامنظور ہوئیں؟
 (د) ان میں سے کتنی درخواستیں صنعت وار اجی تک عنقر طلب ہیں؟ اور ان درخواستوں پر فیصلے میں دیرے کی وجہ کیا ہے؟

جواب

کوئالشین	لورالائی	نزوپ	سی	چانگی	قلات	کچھی	مکران	اس پبلہ خاران
۱۱	۵۶	۱۵	۱	-	-	-	-	-
(ب)	۵۶۳	۱۷۸	۵	۱۹	۶	۶۸	۱۹	۴
(ج)	۱۳۲	۳	۸	-	-	۱۵	۹	۹
(د)	۳۹	-	۱	-	۱	-	-	-

میاں سعیف الدخان پر اچھے :-

Good Sir I thank you Sir.

مسٹر اسپیکر :- شیک ہے۔

جامِ میر غلام قادر خان :-

With your permission Sir, may I move my motion for which I have given the notice?

مسٹر اسپیکر :- یہ جامِ صاحب کی طرف سے ہے۔
Adjournment motion
کی جیسا کروں میں ضروری قرار دیا گیا ہے لہاس کی
Adjourmnent motion
تین نقل آپ نے مہیا کرنی ہیں۔ آپ نے اس کی ایک نقل بھجوائی ہے؛ اس کے
خلاف تاءude ہے۔

جامِ میر غلام قادر خان :-

Sir, I have submitted, I have given the fresh notice on the same adjournment motion.

مسٹر اسپیکر :- تو یہ اپنی باری پر اٹھایا جائے گا۔ یہ جو آپ نے ایک نقل
مہیا کی ہے۔ اس سے خلاف تاءude قرار دیا جاتا ہے۔

جامِ میر غلام قادر خان :-

Sir, I again move this adjournment motion for which I have given the notice.

مister اسپیکر ہے وہ باری پر آئے گا۔

لئے میاں سید اللہ خان پر اچھے:- اسپیکر صاحب اب کس کی باری ہے؟

- ہے Adjournment motion مسٹر اسپیکر ہے۔ یہ آپ کا دوسرا

میاں سید اللہ خان پر اچھے:-

Can I move it Sir, ?

مسٹر اسپیکر ہے۔ بڑی خوشی ہے۔

میاں سید اللہ خان پر اچھے:-

I ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of urgent and public importance, namely, for the purpose of giving admissions to students in Medical, Engineering and other Colleges, the Govt. has arbitrarily divided the citizens of the province of Baluchistan in three catagories :-

1. Those belonging to local tribes.
2. Those settlers who have settled in Baluchistan before 1947.
3. Those settlers who have settled in Baluchistan in 1947 and thereafter.

The Govt. have given first priority to those belonging to local tribes. Second priority to those who have settled in Baluchistan before 1947 and thereafter. The action of the Govt. has caused resentment amongst the citizens of the city.

وزیر تخلیم (میر گل خان نصیر) جانب والا! مجھے اس پر اعتراض ہے۔ یہ Adjournment motion ہنسیں ہو سکتا۔ Adjournment motion ضروری ہے کہ تازہ دائمات پر مبنی ہو۔ اور یہ واقعہ ستمبر ۱۹۴۶ء کا ہے۔ اور محض اجنبی ہے کہ پیسے چینی کی صورت چاری ہے۔ تو اس کے لئے بھی کوئی بثوت پیش نہیں کر سکے۔ کہ کیا ہے چینی واقعہ ہوئی ہے۔ لہذا یہ اس میں نہیں آ سکتا۔

میاں سید اللہ خان پر اچھے:- جناب اسپیکر صاحب۔ یہ میں اخبار آپ کی نہادت میں پیش کرتا ہوں۔ اس کی تاریخ ۵ جون کی ہے۔ یہ دیں ذرا اسپیکر صاحب کو (چپر اسی کی طرف اشارہ کر کے)

مسٹر اسپیکر:- یہ واقعہ تو پہلے ۱۹۴۶ء میں ہوا ہے نا۔ اخبار تازہ آیا ہے۔ Adjournment motion ساید آپ کے کیا ہے، یعنی کب بیسا ہوا؟

میر گل خان نصیر:- جناب عالی۔ ستمبر ۱۹۴۶ء میں یہ واقعہ پیش آیا۔ جب حدیں مقرر ہوئیں۔ یعنی درجہ بندی ہوئی۔

میاں سید اللہ خان پر اچھے:- جناب اسپیکر۔ میں آپ موجودہ گورنمنٹ کی پالیسی کو discuss کرنا چاہتا ہوں۔ جو ابھی آئی ہے۔ اور اخبار میں یہ ۵ جون کو رپورٹ ہوا ہے۔ یہ بالکل تازہ واقعہ ہے۔

مسٹر اسپیکر:- تو آپ کو اسے پچھلے سیشن میں discuss کرنا چاہیے تھا۔

میاں سید اللہ خان پر اچھے:- یہ سرمی کے بعد کا واقعہ ہے۔ کیونکہ یہ ۵ جون کو اخبار میں شائع ہوا ہے۔ مجھے معلوم ہوا ہے ۵ جون کو۔ اس پر Ruling ہیں۔ اور اگر آپ چاہیں تو پھر میں آپ کو میں سب دکھانے کو نیاز ہوں۔ یہ discussion جو میں کرنا چاہتا ہوں۔ اس کے ذریعے موجودہ حکومت کی پالیسی کو ~~کرنا چاہتا~~ کرنا چاہتا ہوں۔

جیل پہلی حکومتوں کو نہیں۔

بے خواہ الیوان ہے۔ میں اس سلسلے میں یہ عرض کروں گا کہ adjournment motion

بھی منی کے ہے، جس میں تین چیزیں Recent occurrence کو بہت سماں دی جاتی ہے۔ اب ایک واقعہ جس کو مجرم صاحب خود مانتے ہیں کہ وقوع پذیر ہوا ہے ستمبر ۱۹۴۷ء میں۔ اب اس واقعہ کا تذکرہ کسی نہ کسی طریقے سے یا کسی خاص مقصد کے لئے اجرا میں ۱۹۴۲ء میں کیا جیسا ہے۔ اس تذکرے کے کوئی دوستا کو مجرم صاحب اگر یہ move کیا چاہیے تو میں۔ ترکی میں اسی قسم ملکی تائید کا اس پر کوئی اثر نہیں پڑ سکتا۔ واقعہ کی تاریخ ہو ہے وہ پندرہ ۱۹۴۴ء ہے۔ اب اس کا تذکرہ درمیان میں ہوا ہے۔ اس تذکرے کو اگر بیان دے بنایا جائے تو تیرے خالی ہیں یہ مناسب نہیں اوس انہوں نے جو نظر دیا ہے۔ اس میں یہیں اخبار کا حوالہ نہیں دیا گیا ہے۔ کہ میں اس اخبار کے بنیاد پر دیتا ہوں۔ انہوں نے اس اقدام کی بنیاد پر دیا ہے۔ اسی کا تذکرہ ۱۹۴۶ء سے ہے۔

میل مدت اللہ خلان پر اپنے۔ جب اسپیکر ہم و حزب اختلاف کے نمایمیں ہم پر اپنے تین کو ایک جمہوری نظام کو جو صوبے میں لایا گیا ہے ٹھیک طریقے سے چلاں اور میں اسی اقدام دی ہاؤں سے درخواست کروں گا کہ جمہوریت کو چلانے کے لئے پیرا صورتی سمجھے کہ ہم کو پورا موقع دیا جائے نہ صرف اس سلسلے میں بلکہ ہر لحاظ سے۔ اگر مقصد یہ ہے کہ گورنمنٹ کو آپ نے کرنا ہے تو یہ غیر وردہ بات ہے۔ اگر ہم نے جمہوریت چلانی ہے تو آپ فراہمی کا ثبوت دیں۔ یہیں معین حق دیں کہ آپ پر نکتہ پیغامی کریں۔ تاکہ جمہوری نظام اس صوبے میں صحیح طریقے کے مطابق اسپیکر صاحب۔ میں آپ کی توجہ پہلی کمی کی طرف دلانا چاہتا ہوں میغزی پاٹن

میں Adjournment میں صرف پانچ نمبر تھے۔ رولنر کے مطابق وہ ایک opposition

Adjournment motion بھی move motion نہیں کر سکتے تھے۔ مگر ان کے

ارتنے والے بڑے پیکار ڈاپ کی لاپھری میں موجود ہیں۔ تو آخر ہم نے یہاں صحیح روایات قائم نہ کیں تو جیوریت کیسے پلے اُنکی جانب۔

فائدہ الیوان :- جواب با اگر آپ کی مطلوب ہے تو میں یہ کہوں گا کہ صحیح روایات Adjournment motion کی جملہ معزز نمبر کے

التواء قواعد کے مطابق ہونا چاہیے۔ اگر خلاف قاعدہ ستریک قواعد کامان لینا اگر معزز

نمبر کے نزدیک صحیح روایات قائم کرنا ہے تو مجھے افسوس ہے کہ شاید تم اُن قواعد کی

خلاف ورزی کرنے پر ضامن نہ ہوں۔ جہاں تک قواعد کا تلقن ہے تو قواعد کی پابندی

نہ صرف ہم پر ضروری ہے۔ بلکہ حزب اختلاف کے لئے بھی لذتی ہے۔ حزب اختلاف کو accommodate کرنے کا جہاں تک تلقن ہے یہ میں نے پہلے بھی عرض کر دیا تھا کہ

ہم ہر طبقہ سے حزب اختلاف کے constructive role کو appreciate کریں گے۔

لیکن اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ حزب اختلاف کو الیوان کے قواعد کی خلاف ورزی کرنے کی کھلی چھٹی دی جائے۔

مسٹر اسپیکر :- ستریک قواعد کے لئے ضروری ہے کہ وہ نزدیکی، فوری اور انتہتی

عامہ اور منفرد مخصوص معااملہ سے متعلق ہو۔

میاں سعید اللہ خان پڑا چہہ :- جواب اسپیکر!

مسٹر اسپیکر :- میں Ruling دے رہا ہوں۔

میاں سعید اللہ خان پڑا چہہ :- اچھا جی۔

مسٹر اسپیکر :- اس میں وہ چیزیں نہیں پائی جاتیں۔ اس لئے میں اس کے

خلاف قواعد ہوتے کا اعلان کرتا ہوں۔

کی باری Adjournment motion

حکام میر غلام قادرؒ میرے

میر اسکتی ہے؟

مسٹر اسپیکرؒ :- اس کے بعد ایک اور motion ہے۔

میاں سیف اللہ خان پراچہؒ :- بہت سارے موش دینے کے میں۔ یہ کوئی نہ ہے جی؟

مسٹر اسپیکرؒ :- یہ جمل جھاؤ سے متصل ہے۔

میاں سیف اللہ خان پراچہؒ :-

Sir, I ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent occurrence and of urgent public importance; namely, the death of a peasant Leader, Karim Dad Channal at Jhal Jahoo by the firing of Gov. Levies on 4th June, 1972.

Leader of the House.

Sir, I oppose this motion. There are rules as far as adjournment motions are concerned. A motion for the adjournment of the business of the Assembly for the purpose of discussing a definite matter of recent and urgent public importance may be made with the consent of the Speaker.

Now, Sir here I object to its being a matter of urgent public importance.

جس طرح مجزہ نمبر نے لکھا ہے اور یہ واقعہ ۲ جون کا بنکار ہے میں۔ دراصل یہ چند اہنگوں نے والی سے اکی فضل جس کو کہ گورنمنٹ کرنے کے لئے اپنی تحویل میں لے لیا تھا۔ گورنمنٹ Law breaker, I call them

Law and order maintain

۲

کے آدمی کو over power کر کے فصل کو قوٹ لیا جس کے نتیجے میں دونوں طرف سے ہوتی اور ایک آدمی زخمی ہوا جو بیدمیں مر گیا۔ firing

To me this appears just an ordinary matter of Law and order.

جس میں کہ اس مضم کے واقعات ہوئے ہیں۔ کوئی گورنمنٹ ہاتھ پر ہاتھ دھرے تماشا میں نہیں ہو سکتی۔

Because it is a matter which pertains to

خان عبدالصمد خان اچھڑی :- بیڈرافت دی ہاؤس تقریر کر رہے ہیں۔ اصل واقعات بتارہے ہیں۔ اور یہاں admissibility of the

مقائدِ ایوان :- جانب admissibility کو میں چیلنج کر رہا ہوں۔ میں بتارہ کہ اس کو کیوں چیلنج کر رہا ہوں۔ میں پہشافت کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ کہ It is not of such a public importance. Let me explain.

یہ Law and order کا سلسلہ ہے کوئی ایسی شے اس میں نہیں ہے جس کی وجہ سے اس ایوان کی business کو معطل کر کے اسے نیز بحث لایا جائے۔ اس بنیاد پر میں اس adjournment motion کی مخالفت کرتا ہوں۔

میال سیف اللہ خان پر اچھہ :- جانب اپنی کہیہ میرے پاس 'مشرق' اخبار کی cutting ہے۔ اس میں لکھا ہوا ہے کہ "جھل جھاؤ میں کافیں اور یونیورسیٹی میں تقصید م اور ایک کان ٹلاک" بالکل Recent واقعہ ہے اور کریم داد چنان ہاری لیڈر تھا۔ اور یہ بالکل Public importance کی ہات ہے۔ لیکن کہ پیش کر کا معاملہ ہے۔ چھٹا لیٹنے کے سلسلے کا کوئی چیلنج ہے اس پر بحث ہو گی تو جانب عالی اگر اس طریقے سے قائم adjournment motion ہو گئے تو تم اس

ابھلی ہیں یا کام وائی کریں گے۔ یہاں پر تو کوئی چیز discuss کرنے کے لئے نہیں ہو سکے تو میں درخواست کر دیں گا۔ جناب عالیٰ کہ کم از کم ہیں موجود تدوینیں کہ ہم کوئی چیز اجتنبی میں خواہ کے مقاد کیسے لاسکیں اور یہاں آ کر بحث کر سکیں۔

مسٹر اسپیکر میری Ruling یہ ہے کہ یہ تحریکِ التواہ ایک ایسے مسئلے سے مستلق ہے جو نزدیکی دنوں میں واقع ہوا ہے اور فوری طور پر ہوا اور یہ اہمیت غامر کا متحمل ہے۔ اس لئے میں اس کو باقاعدہ قرار دیتا ہوں۔

(تائیاں) اب اس کو باقاعدہ قرار دینے کے بعد میں اسے دوبارہ پرچھتا ہوں۔

Mr. Shafullah Khan Paracha has asked for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent occurrence and of urgent public importance; namely, the death of a peasant Leader, Karim Dad Channal, at Jhal Jahon by the firing of Govt. levies on 4th June, 1972.

اب جو میران اس تحریک کی اجازت دیتے کے حق میں ہیں وہ میرانی کریم کھٹک ہو چاہیں (اس موقع پر پانچ بہتر کھڑے ہو سکتے) پانچ اوسیوں کے کھنفے میں اکٹھا ہے اکٹھا ہے اس کی اجازت دے دی ہے۔ اس تحریک پر میں بحث ہو گئی۔

جام میر غلام قادر خان :-

Point of order Sir. My motion Sir.

مسٹر اسپیکر :- جام صاحب۔ ایک admit adjournment motion جب

رہ جاتا ہے تو باقی Defer ہو جاتے ہیں ۔

باجم میر غلام قادر خان :-

That means it will now be put up tomorrow.

مسٹر اسپیکر :- وہ تو ہے ۔

میال سیف اللہ خان پر اچھے : جناب اسپیکر مری آپ سے گزارش ہے کہ آپ
لمازک Discuss تو کر لیں ۔ اے Adjournment Motion محل بھیں گے۔

مسٹر اسپیکر :- قواعد کے تحت جب ایک ستر کیب Admit ہو جائے تو یا تی
مسٹر اسپیکر :- ہو جاتے ہیں ۔ کل آپ ان کو مٹھا سکتے ہیں ۔
اسپیکر طریقی :- ہو چنان صوبائی اسیبلی کے قواعد و الضباط کار کے قواعدہ نمبر ۲۰۱
کے پورجہ اسپیکر صاحب نے حسب ذیل ممبران کو House Committee خارج کی
نامزد فرمایا ہے ۔

- ۱۔ میال سیف اللہ خان پر اچھے ۔
- ۲۔ نوابزادہ میر شیر علی خان فوشیروانی ۔

ہو چنان صوبائی اسیبلی کے قواعد و الضباط کار کے قواعدہ نمبر ۲۰۱ کے تحت اسپیکر
صاحب نے حسب ذیل ممبران کو اسیبلی کے اس اجلاس کے لئے علی الترتیب صدر نشین
مقرر کیا ہے ۔

- ۱۔ عبد الصمد خان اچکزئی ۔
- ۲۔ میال سیف اللہ خان پر اچھے ۔
- ۳۔ میر شاہ نواز خان شانیانی ۔
- ۴۔ مسٹر فتحیلہ عالمیانی ۔

مسٹر اسپیکر :- اب وزیر قانون ordinances کو میز پر رکھیں گے۔

سردار احمد نواز خان بھگٹی (وزیر قانون) :-

I lay on the table the following ordinances :

1. The Baluchistan provincial Assembly Deputy Speaker's (Salary, allowances and privileges) ordinance 1972.
2. The Baluchistan Provincial Assembly Member's (Allowances and privileges) ordinance 1972.
3. The Criminal Law (Special provisions—Extention to Quetta Municipality and cantonment) ordinance 1972.

Mr. A. S Khan Achakzai : Point of order Sir,

The Law Minister has moved several ordinances at the same time. He should have moved one by one, so that we could oppose and discuss them.

مسٹر اسپیکر :- تو میز پر رکھے جاتے ہیں۔ ان کو discuss کی جائے۔ وہ جیل کی صورت میں آتے ہیں تو آپ اس کو oppose کریں یا support کریں۔ یہ Ordinances میز پر آچکے ہیں۔ اب لاہور میں اس پر بیش کریں گے۔

وزیر قانون :-

I introduce the Baluchistan Provincial Assembly Deputy Speaker's (Salary, Allowances and privileges) Bill 1972.

I oppose

مشیر الصدیق خان اچھنی :-

مسٹر اسپیکر :-
 پاپ کی کیا opposition بے صحیح
 میں آئے گا۔

مریض الصدر خان Introduce لہجہ زنی - اگر بل تجویز کو میں آپ کو یہ
 تجویز کر سکتا تو اس کی opposition میں ہوں۔ تو پھر میرا وہ حق چلا جاتا ہے۔

میاں سعید اللہ خان پڑا چھوڑ جب بھی ہوتا ہے پس پیش میں
 میں بھی تریخی تھا کہ جب اسپیکر وہ move Announce کرتا تھا کہ میں نے
 کیا ہے تو اُسی وقت oppose ہوتا تھا۔

مسٹر اسپیکر :- ابھی تو Introduce کیا ہے انہوں نے، اب تک تو انہیں کیا ہے۔

Law Minister

According to the clause (8) of Article 112 of the constitution of Islamic Republic of Pakistan, the salaries, allowances and privileges of the Deputy Speaker are to be determined by an act of the provincial legislature. The Bill provides for the same.

مسٹر اسپیکر :- اس کو آپ کیا ^{oppose} کرتے ہیں ؟

سر عبد الصمد خان اچھرزا :- یہی توبات ہے۔

مسٹر اسپیکر :- انہوں نے ^{Short statement} دیا ہے، اس پر ^{oppose} کرنے کے بہت سے اور مواقع میں گئے۔

سر عبد الصمد خان اچھرزا :- یہی توبات ہے۔

مسٹر اسپیکر :- انہوں نے ^{Short statement} دیا ہے۔ اس پر ^{oppose} کرنے کے بہت سے اور مواقع میں گئے۔

خان عبد الصمد خان اچھرزا :- وہ بُل جیں انہوں نے تجویز کیا ہے۔ میرے میز پر ڈالے ہے میں نے دیکھ لیا ہے۔ میں اس بُل کو ^{Introduce} کرنے کی مخالفت کرتا ہوں۔ وہ نہیں چونا چاہیے کوئی مشترک ہوتا چاہیے۔ لوگوں کی رائے لینا چاہیے۔ میں یہ بھی move کر سکتا ہوں کہ اس کو "سلیکٹ نکلی" میں بیچ دیا جائے۔

مسٹر اسپیکر :- یہ مخالفت آپ الگ موشن ہونے کے بعد کر سکتے ہیں۔

فائدہ الوفاف :- پہنچ کی قبول کر لیں مسئلہ ہی حل ہو جائے گا۔ (دقیقہ)

مسٹر اسپیکر :- وزیر قانون صاحب Motion پیش کریں۔

Law Minister :- I move that the Baluchistan Provincial Assembly Deputy Speakers' (Salary, Allowances and Privileges) Bill 1972 be taken into consideration at once.

Mr. Speaker :- The motion moved is that the Baluchistan Provincial Assembly Deputy Speakers' (Salary, Allowances and Privileges) Bill 1972 be taken into consideration at once.

خون عبد الصمد خان اپنے حکمرانی میں میرے خیال میں بلوچستان میں اپنی قسم کا پہلا بیل آ رہا ہے۔ اس کی بنیاد وہ نہیں ہے جو Treasury Benches میں سمجھاتی ہیں۔ اسی پارٹی کی ایک گروہ نئے صوبہ سرحد میں موجود ہے وہ اسی پروگرام کو لئے ہوئے ہم اپنا سو شکٹ نظام لائیں گے۔ لیکن اس دل میں جماعتات اور تنخواہ ہمارے معجزہ ساختی کے لئے تجویز کی گئی ہے وہ شامد Capitalist نظام سے بھی کچھ زیادہ ہے لیکن کوئی عرض کروں۔ اسی پارٹی کی ایک گروہ نئے صوبہ سرحد میں موجود ہے وہ اسی پروگرام کو لئے ہوئے ہے۔ انہوں نے جو تنخواہ وزیر اعلیٰ کی رکھی ہے۔ یہاں وہ تنخواہ ڈپٹی اسپلائر کے لئے تجویز کی چارہ ہی ہے اور ذوسری بہت سی مراحت بھی دی جا رہی ہیں۔ ہمارا ملک عزیب ہے اور ہمیشہ ہمارا امیر ساختی کہتا ہے کہ یہ عیاشی برداشت نہیں کر سکتا۔ لیکن یہ میرے ساختی بھی میری طرح عزیب آدمی ہیں۔ میں ایک کمرے میں گزارہ کرنا ہوں اور میرے ساختی میرے خیاں میں۔ میں نے ان کا مغرب دیکھا ہے۔ ایک کمرے میں ہی گزارہ کرتے ہیں۔ اس پل میں ان کی ربانیش گاہ پر پندرہ ہزار روپے کی خطیر رقم صرف ہو گی۔ کچھ عرصے سے جو بلوچستان کی رولنگ پارٹی نے یہ وظیرہ اختیار کر لکھا ہے، رنجانے کیں مقصد کے لئے۔ وہ اپنی پارٹی کے ذوسرے لوگوں کو جو صوبہ سرحد کی رولنگ پارٹی سے منسلک ہیں اور اپنے مشترکہ بیٹر کی تجویزوں کو ان کے راستوں کو، ان کے عمل کو Contradict کرتے چاہتے ہیں۔ میرے خیال میں یہ معاملہ بھی ان میں سے ایک ہے کہ فرنٹیئر کا صوبہ جو ہماری نسبت زیادہ مالدار ہے زیادہ بڑا ہے۔ یہاں شاید چند سرداروں کو آسودگی اور آسانی میں حاصل ہیں۔ یہاں ان سے بیس سو تو ٹوپیں دیش دیا رام کی زندگی گزارتے ہیں۔ جو صوبے کی امارت اور آسودگی کی نشانی ہے۔

وہاں وزیر اعلیٰ صاحب کی تختخواہ پندرہ سورہ پر رکھی گئی ہے اور یہاں میں دیکھتا ہوں کہ ہمارے ساتھی ڈپٹی اسپیکر صاحب جو اس لیست میں چونچتے نمبر پر آتے ہیں۔ یہاں کے چوتھے درج ہے کہ افسر کی تختخواہ کو وہاں کے وزیر اعلیٰ کی تختخواہ کے برابر رکھا گیا ہے اور پھر بھی دھوکی لیا جاتا ہے کہ یہاں سو شکست نظام لایا جائیگا۔ یہاں عزیزیوں کی حالت کو بہتر بنایا جائیگا۔ میں نہیں سمجھتا کہ ہمارے پاس اتنے واخزِ ذرائع کہاں سے آئیں گے۔ اس بل کے بعد دوسرے بیل آتے ہیں۔ تیسرا بیل آتا ہے۔ یہ غالباً پچھلی پنجی سیرہ طھی سے شروع کیا گیا ہے۔ کہ ہم اس بھید کو بدل جائیں۔ بلوچستان کے عوام۔ بلوچستان کے نمہہ، بلوچستان کے قوتوں پسند لوگ اس چیز سے غافل رہیں۔ یہ پندرہ سورے شروع ہو کر ساڑھے تین فرماں فی کس تک معاملہ جائے گا۔ یہ پندرہ ہزار کے ڈیکوریشن کے اخراجات سے شروع ہو کر شاید کہی کہا زیادہ Figures میں بڑے بیکھوں کی آرائش پر اور ان کی تغیری اور آسائشوں پر خرچ ہوگا۔ اس لئے میں چاہتا ہوں اور یہ تجویز کرتا ہوں کہ اس بیل کو فوری طور پر زیرِ غور لانے کی بجائے اس پر صوبے کے تمام لوگوں کی آزادی جائیں کہ آپ یا ہمارے عزیب لوگ ہمارے کسان، ہمارے طالب علم اور ہمارے مزدور اس بات کے حق میں ہیں۔ کہ ہماری گورنمنٹ اور ہماری حکمران پارٹی ذبافی طور پر پہلے سو شلزم کا درس دیں۔ عزیزیوں کی بہتری کا درس دیں اور عملی طور پر ہمارے پاس اس قسم کے بیل لائیں۔

قائدِ الیوان

— جاب اسپیکر، معزز نمبر صاحب نے اس بیل کی مخالفت کرتے ہوئے چند دلائل پیش کئے ہیں جس کے متعلق میں کچھ عرض کرنے اور دیگری سمجھتا ہوں۔ رسے پہلے معزز نمبر نے ایک Comparison draw کیا ہے۔ اور فرنٹیئر اور بلوچستان کے صوبوں اور اس Comparison کو دلیل بناتے ہوئے یا انہیں جو ازبنا تے ہوئے انہوں نے جو Arguments اس بیل کی مخالفت میں دیتے ہیں، ان میں تقداد ہے۔ ان کے دلائل میں ایک طرف تو وہ خود کہتے ہیں کہ فرنٹیئر میں کم دیا گیا ہے اور آپ لوگ نہ یادہ دے رہے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ اس کو بھی تسلیم کرتے ہیں کہ فرنٹیئر میں خوانین یا

مہر ان یہاں کے سرداروں سے زیادہ آسودہ حال ہیں۔ یہ خود ایک اسکی وجہ ہے کہ فرنٹیر
والے کیوں اسکو Afford کر سکتے ہیں۔ اور ہم گیوں۔ Afford نہیں کر سکتے جبکہ محرز
مہر خود کہتے ہیں کہ فرنٹیر کی گورنمنٹ جو اسی پارلیٹ کی گورنمنٹ ہے وہاں کے لوگ
کچھ بہتر حالات میں ہیں۔ تو یقیناً وہ اپنے اخراجات کو اپنے ذاتی ذرائع سے
کر سکتے ہیں۔ یہاں چونکہ جس طرح آپ کا صوبہ غریب ہے اسی طرح یہاں کے مہر ان کی
حالات بھی آسودہ نہیں ہے۔ اس لئے ان کو احتیاطاً یہ Allowances دینے چاہئے ہے
ہیں تاکہ وہ کل چاول کے پرمنٹ یا اس شش کی دوسری چیزوں میں الجھتے جائیں۔ (تالیف)
اور مجھے امید ہے کہ محرز مہر صاحب ہماری اس احتیاط کو Appreciate کریں گے

Jam Mir Ghulam Qadir Khan : I would like to
Place a Point of
Order Sir.

میرا Point of order یہ ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کی رو
سے جس میں یہ کہا گیا ہے کہ کوئی چیز جو اسلام اور سنت کے منافی ہو۔ ایسا قانون ماند
ہیں کیا جائے گا۔

مسٹر اسپیکر :- یہ کیسے پوائنٹ آف آرڈر ہوا؟

جامع میر غلام قادر خان :- میرا پوائنٹ آف آرڈر اس لئے پیدا ہوتا ہے کہ محرز
رکن کے لئے جو طبی اسپیکر ہے۔ وہ ہمارے عالم ہیں۔ اہل حدیث ہیں۔ اہل شریعت
ہیں۔ یعنی یہ تنحوہ چونپڑہ سور و پلے کے قریب ہے۔ اس میں حام چیزوں کی آمدی
بھی شامل ہے۔ مثلاً ستراب وغیرہ
مسٹر اسپیکر :- جام صاحب پوائنٹ آف آرڈر رونگ کے مطابق ہونا چاہیے۔

دہمی کے روند کی کوئی دفعہ کی Violation ہو جائے ہے؟

بیان میر غلام قادر خاں :- کوئی ایسی چیز میں نہ ہیں کہی ہے جو غیر اسلامی ہو۔
سرڑا اپسیکر :- آپ اس پر بول سکتے ہیں۔ آپ کو اس پر بولنے کی اجازت ہو گئی ہیں
 یہ کیسے تھا؟ Point of order

فائدہ ایوان :- اور اس کے علاوہ میر صاحب نے یہ بھی الزام لگایا ہے کہ یہ جماعت سو شذم کا دعویٰ کرتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ عملًا جو اقدام کرتی ہے۔ وہ سو شذم کے حق میں نہیں ہیں۔ میں جانب کی وساطت سے معزز میر کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ سو شذم کا تلقن، اپسیکر کی تحریک سے نہیں ہے۔ اگر سو شذم کبھی اس ملک میں آیا یا لا آیا گیا تو اس پر بحث کے دوران اپسیکر کی تحریک زیر بحث نہیں آئے گی بلکہ

Topic under discussion will be the Jagirdars and the Industrialists.

Mian Saifullah Khan Paracha :- And the Sardars too.

Leader of the House :- Not Sardars.

The Industrialists and the big business men and not the allowances of Speaker. And Jagirdars include all these. I have not rather brought you in that, I am very sorry.

تو اس نظام میں یہ چیزیں زیر بحث آئیں گی۔ ان کا خاتمه ہو گا۔ اور میں اس وقت بیکار خوش ہوں گا۔ جب حزب اختلاف کے بیچوں سے چند حضرات جس وقت اس کی نوبت آئے گی، اٹھ کر ہمارے اس اقدام کی تعریف کریں گے تائید کریں گے۔ یہ ایک بہت اچھا

اور نیکے فال ہو گا جو کمی پر حال بہت کم امید ہے۔ لیکن اب جو بھی دل کی پوری ہم نے جو بلجھوئی کیا
ہے، وہ ہمیں ہیں ہیں۔ کہیے جو وہ بہت مالدار ہے جو اس کے لئے انتہا ہے Allowances
بلجھوئی کے ہیں۔ بلکہ یہ بلکہ اس عقیدہ اس کی اولاد سے بلجھوئی کے ہیں کہ وہ بھی اپنیکو کامدار ہے ملک
جس طرح یہیں نے عرض کیا کہ اگر ان کا گذارہ کچھ بہتر طریقہ سے ہو سکا تو وہ شاید ان
چیزوں میں اپنے کو شکست نہ کریں۔ جو کچھی تحریک کرنے کی Practices ہیں یہی ایک
بینا وی نقطہ تھا۔ جس کو مدنظر رکھ کر ہم نے شروع سے اختیار طی تدایر اختیار کیں۔

حاجم میر غلام قادر خاں

در اصل میرا تو بینا وی مقصود یہ تھا کہ یہاں حملت پاکستان کے آئین کی دعات میں کوئی ایسی چیز جو غیر اسلامی ہو یا سُوت کے بنافی ہو یا قران
کے بنافی ہو۔ وہ مدرسکر کی حکومت میں اور نصوبائی اکسلی میں پوشش ہو سکتی ہے۔ ایک ایسی
چیز جس کی آمدی میں سود بھی شامل ہے۔ تو کیا اس ختم کی ایک لائچ نہیں ہوگی کہ ایسے معزز
مرکن کو جو کہ شرعی نظام کے فائل ہیں۔ بلکہ ایک ایسی شرعی نظام جو نہ صوبے کے
اندر بلکہ سرکر کے اندر بھی وہ جاری کرنا چاہتے ہیں۔ تو یہاں مقصود صرف یہ تھا کہ اس چیز
کے لئے بہتر طریقہ کار نہیں ہو گا۔ کہ ہمارے معزز مرکن کو ایک ایسی آمدنی سے پہنچے دلنا
چاہیے۔ جس میں یہ غیر شرعی آمدی شامل نہ ہو۔

وزیر اوقاف (مولوی صالح محمد)

ہمارے معزز مجرمہ لے جو کچھ کہا ہے کہ یہ چیز ناجائز ہے۔ لیکن ہمارے صوبے میں یا ہمارے مرکو میں جتنی اشادہ پرولی ملکوں سے آتی ہیں۔ سرکر ان
پر سود دیتا رہا ہے۔ تو یہ مسئلہ دراصل سرکر کا ہے۔ مگر سرکر سود ختم کر دے تو ہم لوگ
خوش ہیں۔ لیکن غریب عالم نے ابھی تک سود نہیں کیا ہے۔ بڑے بڑے مالدار لوگ وہ
کمار خانے دار ہوں یا ماہزا رہے ہوں۔ ہمیں بیان میں وہ سود کا کاروبار کرتے ہیں۔ مگر ہم نے
اپنے تک نہ کیا ہے ذکر کیے گے۔

حاجم میر غلام قادر خاں اور مولوی صاحب نے میری ایک چیز کا جواب نہیں دیا ہے۔

کہ ایک ایسی چیز مثلاً شراب کا پسیہ جو اس صوبے کو عاصل ہوتا ہے تو کیا پیر قم جائز ہے؟

فائدہ الوال ۱۔ مسٹر اسپیکر ایسی ایوان کے ایک معزز رکن اپنے لئے پاکستان کے خلاف

سے ماہرہ کس ہزار سے پندرہ ہزار روپے تک یعنی کوچ اور جائز کہتے ہیں۔ مگر ایک غریب ڈپٹی اسپیکر جس کا سارا داروددار اسی پندرہ سو روپے پر ہے وہ اسکو oppose کرتے ہیں۔ اور حرام کی کمائی کہتے ہیں۔

میر جام غلام قادر خان ۲۔ میر ایسواں نہیں ہے کہ میں ان کے لئے بہتر کہتا ہوں یا اپنے لئے بہتر سمجھا ہوں۔ بلکہ سماں سوال صرف ان کے لئے ہے۔

وزیر اوقاف (مولوی حملح محمد) ۳۔ اگر ہم نے کسی سے کوئی چیزیں دس روپے میں بھومنشتری نے ہم کو دی۔ تو یہی دس روپے اس نے جیب میں ڈالے۔ تو یہ پیسے حلال ہیں۔ تو اس طرح سے جب پیسے ایک ہاتھ سے دوسرا ہاتھ میں جاتے ہیں وہ حلال ہو جلتے ہیں۔ تو میرے خیال میں یہ بات جو انہوں نے کہی شرعی لحاظ سے بالکل غلط ہے۔ اور

خام میر غلام قادر خان ۴۔ کیا شراب کا پسیہ جائز ہے؟

وزیر اوقاف ۵۔ جو نہیں۔ جائز ہو یا نہ ہو یہ الگ بات ہے۔ لیکن یہ بات نہیں ہے کہ یہ تنخواہ اسی شراب کے پیسے سے ہے۔

میاں سید الفڑحان پرacha ۶۔ جناب اسپیکر۔ میں اس پل کے سلسلے میں مختصر کچھ عرض کروں گا۔ ہمارے لیڈر آف دی ٹاؤن نے فرمایا ہے کہ صوبہ پروردہ بلوچستان سے زیادہ خوشحال ہے اور ان کی کمی کے نمبر ان اور ہم پار نیادہ خوشحال ہیں

تو عرض یہ ہے

وزیر اوقاف ۔ میرے خیال میں آج آپ پھر نئے میں ہیں ۔

میال سیف الدخان پڑا چہرہ ۔ آپ کس Point پڑا ٹھے ہیں مولوی صاحب اب آپ بتاسکتے ہیں مسٹر اسپیکر । beg that I may not be interrupted.

مسٹر اسپیکر ہے نئے کا لفظ Un-parliamentary ہے مولوی صاحب آپ اپنے الفاظ واپس لیں ۔

وزیر اوقاف ۔ میں الفاظ کو واپس لیتا ہوں ۔
اسپیکر ۔ آپ تشریف رکھیں ۔

میال سیف الدخان پڑا چہرہ ۔ تو عرض یہ ہے کہ اگر پاکستان کے کسی صوبے میں کوئی اچھی بات اسمبلی میں آئے تو اگر ہم اس کی نقل کریں تو اس میں کوئی بُخی بات ہے۔ اگر صوبے میں کوئی اچھی بات ہوئی ہے تو یہیں صفو رائی اچھی چیز کو عملی جامہ پہنانا چاہیے۔ تو عرض یہ ہے کہ جو سُود اور شراب کے متعلق ذکر آیا ہے۔ اس میں وزیر مالیات انکار نہیں کر سکتے۔ چو یہاں تشریف رکھتے ہیں کہ صوبے کے روپیوں میں سُود کا بھی حصہ ہے اور شراب، بھنگ۔ چرس اور انیون پر جو اچھا نہ یادو مرے ٹیکس ہوتے ہیں وہ بھی شامل ہیں۔ اور یہ یکسے کریں گے کہ ہمارے ڈپٹی اسپیکر صاحب کو جو تجوہ ملے گی تو اس میں وہ سُود یا شراب یا بھنگ کا پیسہ ہمارے نیک مولوی صاحب تک نہ پہنچے گا۔ یہ تو اب مجھے پتہ نہیں ہے۔ شاید یہ کوئی

ظرفیت اختیار کریں۔ میں ایک بچوں کی طلبی عرض کروں گا کہ اس پل میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ ڈپٹی اسپیکر کو ایک بنگالہ بھی دیا جائے گا اور اس کے ساتھ اس کا گراونڈ بھی ہو گا۔ اور علاوہ اس کے پندرہ ہزار روپے تک اس کی فرنٹنگ پر خرچ کئے جائیں گے۔ خواہ مخواہ ایسے بنگلے بنانے پر لاکھ روپے سے زائد خرچ تو ضرور تھے گا۔ علاوہ ایسی فرنٹنگ پر پندرہ ہزار روپے خرچ آئیں گے۔ جو پاؤنڈ میں عرض کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ اگر وہ بنگلہ نہ دیا جائے تو اس صورت میں ان کو ہاؤس رینٹ دوسوچا سو روپے ماہوار کے حساب سے دیا جائے گا۔ جناب اسپیکر ان دونوں چیزوں میں کوئی توازن نہیں ہے کہ ایک طرف ایسا گھر ایسا بنگلہ جس پر کمی لاکھ روپے خرچ آئیں۔ جس پر پندرہ ہزار روپے فرنٹنگ کا خرچ آئے اور دوسری طرف اگر حکومت ہمارے ڈپٹی اسپیکر صاحب کو گھر نہ دے کسی بھی وجہ سے، اور ان کو ڈھانی سور روپے ماہوار دے دیں تو یہ نہیں ہے۔ مجھے ان ڈھانی سور روپے ماہوار پر اعتراض ہے۔ یا بصیرت دیگر دو گھر مناسب ہو اس پر کم خرچ ہو۔ اس کی فرنٹنگ پر کم خرچ ہو۔ دونوں میں سے ایک چیز جو ہماری کوئینٹ کو پسند ہو وہ کرے مگر یہ الصاف نہیں ہے۔ کہ ایسے مکان کا کرایہ ڈھانی سور روپے ہمارے ڈپٹی اسپیکر صاحب کو دیدیا جائے۔

مولوی محمد حسن:- سید اللہ صاحب نے جو فرمایا ہے ہم علاوہ کامیابی فرض ہے کہ محکمات قطبیہ میں حصہ لیں۔ شراب کے بارے میں قرآن مجید نے فرمایا ہے۔

أَنَّهُ الْحَمْرَ وَالْمَيْرَ وَالْأَزْلَامَ وَالْأَنْهَابَ رَجُلٌ مَنْ عَمِلَ الشَّيْطَانَ فَاجْتَنَبَهُ إِنَّهُ أَنَّهُ لَوْكَ شَرَابٍ سَعَى إِلَيْنَا جَانَ كُوچا میں کیونکہ یہ عمل شیخانی ہے۔ تو میں اپنے دوسرے صاحب کو یہ تحریر پیش کرنا ہوں کہ وہ اعلان کریں۔ کہ چکلہ اور شراب یقیناً بند ہو جائیں گے۔ (تایاں)

جبیا کہ فرمودیں مضمون محدود صاحب نے فرمایا ہے۔

مسٹر عبد الصمد خان اپنے زندگی :- مجھے لیڈر آف دی ہاؤس کی بیویات میں کہ ٹری خوشی ہی کوہ میراں اس بیوی کی اور صوبے کے سارے لوگوں کی ہزاریات کا خیال رکھیں گے۔ کہ وہ پرستوں کے لینے دینے کے سلسلے میں نہ پختیں۔ پرمٹ ایک ایسا پرنس ہے جو آجمل ساری دنیا میں چلتا ہے لیکن پرمٹ لینے والے یادیں والے فائدے میں رہتے ہیں۔ درمیان میں جو کلکس ہوتے ہیں۔ جو بخشنے والے ہوتے ہیں، جو بتانے والے ہوتے ہیں، ان کو کچھ نہیں ملتا۔ آجمل وزیر اعلیٰ صاحب کی حکومت بہت بڑے پیمائے پر Un-precedented پیمائے پر۔ کم از کم ۷۲ تاریخ تک پرمٹ ایشٹ کرتی رہی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ انہیں تحریر ہو گیا ہو گا کہ پرمٹ کے دینے میں کس قدر مالی فائدہ ہوتا ہے اور جو لینے والے ہیں۔ وہ تو لازمی طور پر ایسا کرتے ہیں اور پھر یہ سماں کنگ صرف کوئٹہ میں نہیں ہوتی ہے۔ اس کا ٹرا مرکز کراچی میں ہے۔

Remarks

کام بنا دلہ کرتے رہے تو کراچی کی نامور سنتیوں میں ہمارے بہت سارے حضرات کے نام آئیں گے۔ کراچی کے سماں نیم میں اس ایوان کے بہت سے معززہ اراکین کے نام آئیں گے۔ جس سے میں بچنا چاہتا ہوں۔ ہاتھ صرف اتنی ہے کہ ہمیں اپنی چادر دیکھ کر اپنے پاؤں پارے چاہئیں۔ اگر ہمارے پاس ایسے وسائل ہیں تو مجھے بہت خوشی ہو گی۔ الگابل آئے گا۔ اس سے الگابل آئے گا۔ میں وزیر اعلیٰ صاحب کو انشاء اللہ اگر زندہ رہا تو یاد دلوں کا۔ کہ آپ نے یوں فرمایا تھا کہ لوگوں کی احتیاج لامسٹرام کیا جائے گا۔ میرے معزز ساختی نے ایک پواست آپ کے سامنے عرض کیا کہ بنگلے پر لاکھوں روپے خرچ ہوں گے۔ اور اس کی فرنٹنگ پر ہزاروں روپے خرچ ہونگے۔ ایک بڑا آئیٹم یہ بھول گئے کہ بنگلے کی Maintenance اس کے لان، اس کے باسخی، اس کی صفائی بھی ہم غریبوں کے خرچ پر کی جائے گی۔ اور آجمل کا آپ حساب رکھیں۔ ایک مالی ایک بھنگی اور اس قسم کے عمدہ پر ان ڈھانی سروں سے یقیناً زیادہ خرچ آئے گا۔ اس طرح سے مولوی صاحب کی ٹری حق تلفی ہو گی کہ اگر بنگلے نہیں دیا اور صرف دوسوچاں روپے پکڑا دیئے۔ دراصل اس پر میں جو تحریر ہے کہ بنگلے کی تغیر Maintenance اور

فرنشاک پر بھی میرے خیال میں سات آٹھ سور و پیہ ہو چکے رو جم سوڈ کے حساب سے اس سر نامہ پر آمد فی ہو سکتی ہے جو مولوی صاحب کو بھنی چاہیے۔

Mr. Speaker : Now the question is that the Baluchistan Provincial Assembly Deputy Speaker's (Salary, Allowances and privileges) Bill 1972 be taken into consideration at once. Those who are in favour, may say "Yes" and those who are against, may say "No"

I think "Ayes" have it.

Khan Abdul Samad Khan Achakzai : When the stage comes I will have to teach you how decision takes place.

(تہذیب)

فائدِ ایوان :- باقاعدہ کلکشن کو آرسی کی کیا صورت آئیے۔ (تہذیب)

مسٹر عبد الصمد خان حکمنی :- ابھی آجائیگی۔ ابھی دوسرا بل بھی آجائیگا۔

Mr. Speaker : The motion is carried. Now the Bill will be taken clause by clause. The question is that clause-2 stands part of the Bill. As there is no opposition, clause-2 stands part of the Bill. Clause 3.....

Mian Saifullah Khan Paracha : Mr. Speaker, we have already opposed the Bill as a whole and part by part, I do not think we are interested. We oppose it.

Leader of the House : Did you oppose it?

Mian Saifullah Khan Paracha : We have already opposed it as a whole Sir.

Mr. Speaker : No opposition to clause -3. clause-3, stands part of the Bill.
clause -4: The question is that Clause -4 stands part of the Bill.

Jam Mir Ghulam Qadir Khan : This is not clear also. According to clause -4 the Government may make rules for carrying out the purpose of this Act also.

Mr. Speaker : Now can we make rules for carrying out the purpose of this Act? Clause -4 is clear.

مسٹر اسپریڈر خان اپنے نئی :- جام صاحب کا پوائنٹ آف آرڈر تھا یا نہیں؟
مسٹر اسپریڈر :- پوائنٹ آف آرڈر تو نہیں تھا۔

Jam Mir Ghulam Qadir Khan : What sort of fresh rules the Government propose to bring out under this Act.

Mr. Speaker : After this Bill is passed.

Jam Mir Ghulam Qadir Khan :- Yes. The wording is that the Government may make out rules for carrying out the purpose of this Act.

مسٹر اسپریڈر :- اس میں کیا مشکل ہے؟

Jam Mir Ghulam Qadir Khan :- Sir, whether the Government will bring any further proposal?

مرٹر اپنیکرہے۔ آپ یہ سوال کر کے پوچھ سکتے ہیں۔ یہ کوئی بیوی کسکتے آفٹ کر دیں گی۔

میر عرب الصمد خان اپکرذی۔ جام صاحب کامفقہ ہے۔

میرزا پیغمبر - جام عالم اپنے مقتضی خود بیان کریں۔

مسٹر عبد الصمد خان اچیخزی میں اپنا مقصد بیان کرتا ہوں۔

مسٹر اسپیکر ہے۔ خاصاً صاحب۔ جام صاحب خود بیان کریں گے۔

مسٹر عبد الصمد خان آپکوئی نہیں :- جناب اس پل میں کوئی Ambiguity ہے۔ پندرہ سور و پیہ صاف۔ بنگالہ ساتھ۔ روشن واضح ہیں۔ کس فتنم کے روشنہ کی ضرورت ہماری گرفتاری کو پڑتے گی۔ جو اس ایکٹ کے تحت وہ بنائے گی۔ آیا وہ چور روانے سے ان پندرہ سور و پیوں کو پندرہ ہزار میں تبدیل کریں گے۔ یا ان بنگلوں کو کسی اور طرح سے تبدیل کریں گے؟ وہ نہیں معلوم ہونا چاہیے۔ بیہاں کو فتنہ روشنہ کی ضرورت ہے؟

مشیر عبد الصمد خان اچکزی ہے۔ تو پھر اس کلائز کی ضرورت کیا رہتی ہے۔ کہ ہم گورنمنٹ کو کمپنی چھپتی دیتے دیں کہ وہ اس ایجٹ کے سخت جو چاہئے بنائے اور ہم سے پہلے مشکلی منتظری نہ سئے۔ یہ کلائز delete ہونا چاہیے۔

Mr. Speaker :-

The question is that Clause-4 stands part of the Bill. Those who are in favour, may say "YES" and those who are against say "NO". I think Ayes have it—Ayes have it. The Clause stands part of the Bill.

Now next Clause — Clause-5 stands part of the Bill. As there is no opposition, Clause-5 stands part of the Bill.

Now the Pre-amble. The question is that the Pre-amble stands part of Pre-amble of the Bill.

Next Clause—Short title and commencement. As there is no opposition, Short Title and Commencement stands Short Title and Commencement of the Bill.

Mr. Speaker :-

Now the Law Minister will move the next motion.

Law Minister (Sardar Ahmed Nawaz Bugti) :-

I move that the Baluchistan Provincial Assembly Deputy Speaker's (Salary, Allowances and Privileges) Bill 1972 be passed.

Mr. Speaker :-

The motion is that the Baluchistan Provincial Assembly Speaker's (Salary, Allowances and Privileges) Bill 1972 be passed. As there is no opposition the motion is carried. The Bill is passed.

اب اسمبلی کی کارروائی کو پندرہ منٹ کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔
 دوس بیکر چالیس منٹ پر اسمبلی کا اجلاس پندرہ منٹ کے لئے ملتوی
 ہو گیا)

(پدرہ منٹ بعد اکملی کے اجلاس کی کارروائی دس بجکر تھیں مئٹ پر دوپارہ شروع ہیلی)

Mr. Speaker :- Now the next Bill.

Law Minister :- I now introduce the Baluchistan Provincial Assembly Members' (Allowances and Privileges) Bill 1972.

Mr. Speaker :- Bill stands introduced. Will the Minister for Law make statement?

Law Minister :- According to article -119 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, the allowances and Privileges of Members are to be determined by an Act of the Provincial Legislature. This Bill provides for the same.

Mr. Speaker :- Next motion please.

Law Minister :- I move that the Baluchistan Provincial Assembly Members' (Allowances and Privileges) Bill 1972 be taken into consideration at once.

Mr. Speaker :- The motion moved is that the Baluchistan Provincial Assembly Members' (Allowances and Privileges) Bill 1972 be taken into consideration at once.

Jam Mir Ghulam Qadir Khan :- Sir I oppose it.

مسٹر اسپیکر :- کریں گے یا لوئیں گے جی؟
oppose

jam mir غلام قادر خان :- نہیں یوں گا جی۔

مسٹر اسپیکر :- بولئے۔

جامِ میر غلام قادر خاں :- جناب صدر۔ میں اس بیل کی اس لئے مخالفت کرنا ہوئی

کہ اس ایوان میں جو موزرزا رائیں ہیں جن کا اس ایوان کے Treasury Benches

سے نسلق ہے یا Opposition Benches سے نسلق ہے اور یہاں پر جو موزرزا رائیں ہیں ان کی کمی کے متعلق یا ان کی مراعات کیلئے کوئی ایسی خاص چیز نہیں رکھی گئی ہے۔ جس سے یہ تصور کیا جائے کہ اس موزرزا ایوان کے زمکن کے لئے کوئی ایسی چیز تجویز کی کمی ہے۔ یہ بھی کہ ڈپٹی اسپیکر کی مختواہ اور مراعات ہیں۔ یا انگلے ہے یا دوسرا ایسی چیزیں ہیں۔ تو میں اس ایوان کے توسط سے اور آپ کے توسط سے گورنمنٹ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ کم از کم ایسی مراعات جیسے ٹینیفون ہے یا ایسی مراعات جیسے نیشنل اسکلی میں مہرہ کے۔ لئے جو مراعات ہیں کہ ان کے لئے Short-Gun ہوں یا لائسنس کے لیے کوئی دوسرا اسکر لکھ گا۔ تو یہ حکومت ان امور پر توجہ کرے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ پڑائی ناکافی ہے کہ لمبران کے تحفظ کا کوئی بندوبست نہیں کیا گیا ہے۔

Mr. Speaker :-

The question is that the Baluchistan Provincial Assembly Members' (Allowances and Privileges) Bill 972 be taken into consideration at once. Those who are in favour may say "YES" and those who are against it may say "NO".

"Ayes" have it (voices -yes—No).

Mr. Abdul Samad Khan Achakzai :-

"Noes" have it.

Mr. Speaker :-

The decision is challenged. Those who are in favour may stand, who are against may also stand.

The motion is carried because those who are in favour are in majority.

Now the Bill will be taken up clause by clause :

Clause--2. The question is that Clause-2 stands part of the Bill. As there is no opposition, Clause-2 stands part of the Bill.

میاں سیف الدخان پر اچھے:- جذب اپنے کی مخالفت کرنا ہوں۔ اسکی Clause دوسری طرف اس معزز ایوان کے ممبروں کے لئے چار سو روپے مالہ انتخواہ رکھنی کی ہے یہ پانٹی کم از کم Consistant طرفیہ کہ اس معزز ایوان کے ممبر اگر اپنا فرض صحیح طریقے سے ادا کریں تو ان کو کم از کم ایک سو لیکھوں ... کی بہت ضرورت ہے جو وہ بلوچستان ایک بڑا وسیع صوبہ ہے اور پڑتے دیسیں خلقدار کے انتخاب ہیں۔ ہر مجلس کے حلقة انتخاب کے لوگ اس سے خواہ محظاہ ملکیوں پر بات کرنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ یہ ان کے لئے ڈا مشکل ہے کہ وہ ممبر کو ملنے کے لئے کمی سو میل سفر کر کے جائیں۔ تو اگر ملکیوں ہو تو اس میں آسانی ہے اور دوسری طرف جیسا کہ میرے معزز دوست Leader of the House پھیلی تقریر میں فرمایا تھا۔

کہ میاں کے ممبر ہو ہیں اُن میں سے زیادہ تر ایسے بھی ہیں جو اتنی ہتھی کے نہیں ہیں تو اس اسٹے پر ملکیوں مہیا کرنا نہیں ہی ضروری ہے۔ اس بدل کے اندر میں نے کوئی خاص سہولتیں نہیں دیکھیں۔ ممبروں کے لئے یہ دراصل سابقہ ولیرٹ پاکستان اسمبلی کے ایکٹ کی ہو ہو لفظاً بلفظ کا پلی ہے۔ میں آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ اس وقت گورنمنٹ ملک امیر محمد کے ماتحت چل رہی تھی۔ اس وقت جمیعت کا انکو لکھوشا چارہ تھا۔ اس وقت اپوزیشن صرف پانچ ممبروں پر مشتمل تھی۔ اس نے کوئی بھی وہاں پر جرأت نہ کر سکا کہ اس کی مخالفت کی جائے کہ ایوان کے ممبروں کو صحیح سہولتیں فراہم کی جائیں۔ لگراہ مجھے ائمید ہے کہ ہماری حکومت جمہوری نظام کو صحیح طریقے سے چلائے گی۔ مگر جمیعت کی نظم کو صحیح طرح سے چلائے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ممبروں کو زیادہ عزت دی جائے اور زیادہ سے زیادہ سہولتوں میں سہولتیں فراہم کی جائیں۔ ساختہ ہی ساختہ میں اس کلاز میں یہ بھی دیکھ رہا ہوں کہ سہولتوں میں یہ بھی نہیں ہے کہ ممبر کو ایک پڑھا لکھا اچھا لکڑ دیا جائے یا سینٹو دیا جائے تاکہ ممبر اپنا ایکسی کا کام صحیح طریقے سے کریں سوہنگا ہیں پر مہیا نہیں کیا گی دیکھتی ایکسی کے لئے میراں کو یہ سہولت ہے کہ وہ اسلامی بغیر لا شخص کے رکھ سکتے ہیں تو اس ایوان کے ممبران کو اچادت بھوں نہیں

دیکھی ہے، مناسب یہی ہے اپنے صوبے کے اندودہ کم ازکم اسلامی بیرون لا سمن کے رکھ میں جلکہ کی ایسے قبائلی ہیں کہ ان کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ ان کا ایک ادنیٰ فروجی بیرون لا سمن کے سخور کو سکنا ہے جیکہ یہ سمجھتا ہوں کہ پبل صرف نقل کی گیا ہے اور بعض خانہ پری کی گئی ہے۔ یعنی Treasury Benches کے آن بیرون سے جو عبید یاد رہیں ہیں۔ وزیر اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر نہیں ہیں۔ اپنی کروں کا کہ کم ازکم اس پل کی نمائش توكیو نکہ اس میں ایک عام مجرما سبیل کے لئے کوئی خاص مواضع نہیں رکھی گئیں۔

مسٹر عبدالصمد خان اچکزہ : - جناب اسپیکر صاحب! تھوڑی دیر پہلے آپ کے سامنے ڈیٹی اسپیکر صاحب کے پبل پر بحث ہوئی تھی۔ ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب نے فرمایا تھا کہ یہ تم اس لئے زیادہ رکھ رہے ہیں کہ ہمارے لوگ غریب ہیں اور وہ Afjord نہیں کر سکتے ہیں۔ ہم وکھا ناچاہتے ہیں کہ ہم مجرموں اور عبید یاد رہیں کی صوریات پوری کرتے ہیں۔ تو حکومت کی ایسی مراعات صرف اندھے کی جھولیوں کی طرح پھر پھر کر اپنی جھولی ہیں ڈالنے کا روایتی قصہ نہ ہو۔ بلکہ سروں کے مستنق بھی سوچا جائے۔ کچھ عرصہ پہلے جب ہم الیکشن سے فارغ ہوئے۔ بیشتر عوامی پاسٹی کے لیڈر نے اخراجی بیان دیا تھا کہ ہم وزیروں کی تنخواہ میں سور و پی ماہوار رکھیں گے۔ ہمارے موجودہ وزراء صاحبان میں سے۔ میں نام نہیں لوں گا ایک صاحب مجھے ملے اور انہوں نے مجھے کہا کہ خالص اسپیکر یہ کیا بننے گا۔ اس کا مطلب یہ ہو گا کہ وزراء صرف سردار صاحبان نہیں کے اور غیر آدمی ...

مسٹر اسپیکر : - یہ اس پل سے مستنق ہے خالص اسپیکر۔

دری عبد الصمد خان اچکزہ : - جی ہاں۔

مسٹر اسپیکر : - وزراء کی تنخواہوں کا پل تو یہ نہیں ہے۔

عبد الصمد خان اچکزہ : - نہیں میں عام مجرموں کی بات کر رہا ہوں۔ وہ مجرم

اُس وقت وزیر نہیں تھا۔ اُس نے مجھے کہا کہ میں تو میں سور و پول میں گزارہ ہی نہیں کر سکوں گا۔
 میرے پاس جو شکایتیں لوگ آتے ہیں۔ وہ مجھ سے رکھتے کا کرایہ بھی Expect کرتے ہیں۔
 میری Constituency کے جو ممبر آتے ہیں۔ یہی حال ہر ممبر کا ہے۔ ممبروں پر ممبری کی وجہ
 سے جو اخراجات آتے ہیں وہ ان چار سور و پول سے بہت زیادہ ہیں۔ میرا اپنا بیل اس
 دفتر میری سابق زندگی سے یعنی سور و پے زیادہ آیا ہے۔ گلستان میں ٹیلیوون ہے۔ یہاں
 ٹیلیوون ہے۔ لوگ ٹیلیوون کرتے ہیں۔ پوچھتے ہیں۔ باقی کرتے ہیں۔ میں چار سور و پے
 میں کوئی آدمی اپنے فرائض ادا نہیں کر سکتا Treasury Benches میں جو

غیر عہدیدار ممبر ہیں ان کو خود دیتے ہو گا۔ انہیں اور پڑھنے پڑنے کا کہ چار سور و پول میں ایک
 ممبر اپنی حفاظ و کتابت۔ اپنے کاغذ۔ اپنے قلم۔ اپنے پیش کا خرچ پورا نہیں کر سکتا۔
 اس کے علاوہ یہیں پہنچنے آپ کو بتایا گیا ہے کہ ممبروں کی پوزیشن کا، ممبروں کی حیثیت کا،
 کوئی خیال نہیں رکھا گیا ہے۔ اسمبلی کے ممبروں کو ان مراعات میں سے کوئی مراعات نہیں
 دی کجھی ہیں۔ جس کی وجہ سے ان کو، لوگوں کو، حکومت کے حکام کو یہ محروم ہو کر یہ ممبر ہیں۔
 ہمارے وزراء صاحب احتجان کے دروازوں پر پولیس گارڈ مقرر ہے جو ان کی حفاظت کے علاوہ
 یہ بھی کام کرتے ہیں۔ کہ غیر ضروری آدمی یا مہان انہیں نہ پہنچے۔ ہر مہان بلوچستان
 میں کسی پوچھ یا پھرمان کے پاس آئے گا تو اور کچھ نہیں تو بزر چلتے کی ایک پیاسی ضرور
 پہنچے گا۔

Leader of the House :- Point of order Sir; Is there any relevancy of the Police Guard of the Minister with the present Bill which precisely concerns the salary of the Members?

مسٹر اسپیکر :- خالصاً جب آپ ...

مسٹر عبد الصمد خان اچھرنامی :-

Relevancy is quite obvious.

مسٹر اسپیکر :- آپ اس بیل کے کلام پر بات کیجئے۔ نہ کہ منسٹر کے کارڈ یا تخفیف ہوں،
الاؤن اور مraudat وغیرہ پر۔

مسٹر عبد الصمد خان اچھر کی :- آپ نے اس بیل میں بلوچستان میں ممبر کے
مہاذ کا کوئی خیال نہیں رکھا ہے۔ گورنمنٹ نے اس بیل میں کوئی خیال نہیں رکھا ہے۔
جیکہ اس کا ہر مہاں لفظ مذہب آکر ان کے آصن میں بیٹھ سکتا ہے اور موجودہ گورنمنٹ
نے یہ رکھا ہے اور دنیا میں بھی دستور ہے کہ منسٹر کے مہاذ کے لئے Provide
کیا جاتا ہے یہ Relevance ہے۔ میں جو بات کرتا ہوں اس کی Relevance یہ
ہے کہ منسٹر صاحبان کے پاس کوئی آدمی بغیر پوچھے داخل نہیں ہو سکتا۔ ان کے پاس
وہی مہاذ آئے گا جس کو وہ رکھنا چاہتے ہوں۔ حالانکہ میرے پاس خاوندہ مہاں
آتے ہیں۔ مولوی صاحب کے پاس اس سے زیادہ جلتے ہوئے مولوی محمد حسن صاحب
کے پاس پیش کے سارے لوگ آتے ہوئے۔ این مraudat میں اس کلام میں کوئی
نہیں رکھا گیا ہے۔ Provision

میں نے پہلے بھی یہ عرض کیا تھا کہ یا تو سو شکست سلسلہ رکھو۔ کچھ ایک دوسرا ہے
کے نزدیک رہو۔ مجھے توزیادہ سمجھ رہا ہے۔ کہتے ہیں کہ سو شکست فلسفے میں تخفیف ہوں
میں ایک اور سات کا نتیجت بتاتا ہے۔ یہ کیسے۔ پہاں وہ نسبت بھی نہیں ہے۔ اگر
ایک ممبر کی تخفیف کم از کم چار سور و پیے ہے، ایک چھپڑا سی اور سڑک پر کام کرنے
والے ملازم کو تو چھوڑ دیں، اگر ممبر کی تخفیف چار سور و پیے ہے تو وزیر اعلیٰ کی تخفیف
زیادہ سے زیادہ سات گنا ہوتا چاہیے۔ لیکن ایسا نہیں ان کی تخفیف اس سے بھی
زیادہ ہے اور اگر وہ مraudat مالیں جو انہیں میرے ہیں تو وہ چوبیں گناہ کے بھی زیادہ
ہے۔ اس لئے ظاہر ہے یہ سو شکست فلسفے کی طرف کوئی پیش قدمی نہیں ہے۔ سو شکست
کے مستحق پہاں بجٹ ہوتی تھی۔ وزیر اعلیٰ صاحب نے کہا تھا جب سو شکست میرے بجٹ آئے گا تو

پاکیں چیزیں دیر بحث آئیں گی۔ سب سے پہلی بات آمدی کی ہو گئی۔ یعنی یہ کہ جسے کی کتنی آمدی ہے اور چھپتے کی کتنی آمدی ہے۔ صریح درست مسئلہ کی کتنی آمدی ہے اور غیر صریح درست کی کتنی آمدی ہے۔ وزیر معتمد میر گل خان الصیر ہے۔ میرودی کی تھوا ہمیں اسکے زیر بحث نہیں آتیں۔

مسٹر عبد الصمد خان اچھڑی ہے۔ میں وہی آمدی کا سوال اٹھاتا ہوں کہ آمدی اور ^{salary} میں کچھ تناصب ہوں چاہیے۔ عام میر کی بھی ضروریت ہوتی ہیں، اُن ضروریات کو بھی دیکھا جائے۔ ٹروں نے غیر ضروری اخراجات کو کاٹ کر چھوٹوں میں تقسیم کرنا انسانیت کا فلسفہ ہے۔

فائدہ الیوان ہے۔ جب اسیکر! مجھے اس سلسلے میں کوئی لمبی تقریر نہیں کرنی ہے۔ میں صرف محض الیوان کی یاد دہانی کے لئے کچھ باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ حال ہی میں ایک پل پیش ہوا تھا جس کا تلقین ڈپٹی اسپری کے الاؤنس سے ہتا۔ جس کی حرب الخلاف نے اس پل پر مقابلہ کی کہ ہمارا صوبہ بڑا عزیز ہے۔ ہم میں اتنی استقلالیت نہیں ہے اور زیادہ تھوا ہم دینا ایک قسم کی عیاشی کی طرف رعیت دینا ہے اور اسی دینا پر ہمکی مقابلہ کی گئی۔ مجھے حیرت ہے کہ اب تو سی طرف سے آواز اٹھاتی جا رہی ہے کہ میرودی کی تھوا ۱۰۰۰ م روپے سے بڑھانی جائے۔ حالانکہ ^{Consolidated Pay} ۱۰۰۰ م روپے ہے۔ ۱۰۰۰ م نہیں۔ بلکن وقت وقت کی بات ہے۔ ڈپٹی اسپری کے معاہدے میں اتنی دلچسپیاں شاید اتنی نہیں تھیں۔ اس معاہدے میں اتنی فاقہ ^{Interest involve} ہے۔ میں تو صرف اتنا عرض کروں گا کہ انگریزی میں لکھتے ہیں۔

Hunting with the hound and running with the hare.

یہ تو میں نے اپنی جگہ پر اعتراض کیا تھا۔ خالصاً حسب کا اعتراض نہیں تھا۔ بلکن جو عکس آہنوں نے اعتراض کیا اور آپ نے اس کی اجازت دیدی اس لئے میں یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ اس کا جواب دے دوں۔ جس طرح

کر خالق احباب نے فرمایا کہ وزیر اعظم صاحب مائن کو پولیس کے گھار میں اپنے گھر کے خالق احباب میں کمی کرنے کا نیلیوں اپنے ہوں نے جیسا یا جو کہ مجرموں کو پہنچ بے، اپنے ہوں نے اس بند کی relevancy اس طبع قانون کی میں، انکو صرف، ہٹانا چاہتا ہوں کہ پولیس مختار کے قرآن میں مذکور کے اخراجات میں کمی کرنے پہنچی آئی، پولیس کے فرائض میں صرف یہ آتا ہے کہ وزیر اک کمس Protection کو کسی کو کمی کرنے کے لیے یا ملک خلافت کریں، اگر کوئی تو یہ اپنی شہ پر یا خالق احباب داول کی عصی پر کمی کرنے کے لیے دین، اسی ہی جانی یا ملک خلافت کریں، اگر کوئی تو یہ اپنی شہ پر یا خالق احباب داول کی عصی پر کمی کرنے کے لیے دین، اسی پر دست دلاتی کرنا چاہتا ہو تو میں صرف اتنا مرض کو دلتا کر دیاں تھے ابھوں کا جو جبی سکیں پہنچا گیا ہے، اسی پر کوئی اضافی رقم پہنچی کمی گئی ہے، ہم نے پہنچے تو اہم کو ویکھ کر جبکہ پچھلی سبدیاں Adopt کرتی آئیں۔ اسکو دیکھ کر ہم نے میرزا اور وزیر اسب کپٹے دی قوام Adopt کے ہیں جو طرح ایک میر صاحب نے کہا کہ وہ کلام باعث کا دور تھا، اس نے کوئی کمی کہہ پہنچ کرہے رکھ کر دیا، اسی کے ساتھ اس کے بارے میں ذصرف یہ کہ معزز میر صاحب کی بھی راستے پہنچ ہے، ہماری اپنی راستے بھی شک پہنچ ہے، لیکن کپٹے دل سے بات پڑنگ کہہ جاتے تھے، اگر میر صاحب یا اس کے کسی ساتھی نے اس دقت احتیاط پر تی ہوتی تو ہر حال اس نے اپنے فرائض میں کوئی کمی ہو گئی، جبکا جواز اسکو پہنچ مل سکتا، میں یہ کہتا ہوں کہ ہم نے اپنے اس موجودہ الادلش کے مقرر کرنے میں کمی قسم کا کوئی ایسا امتیاز پہنچ بتا ہے، جس سے وہ کہیں کہ آپ نے جو سکیں دندا کر دیا ہے، اور فلاں سال کا یہ سکیں کہ جگہ کا اس سال کا سکیں آپ نے میرزا کو پہنچ دیا ہے، ہم نے یہ تقاضن پڑا رکھا ہے، اور مجھے ائمہ ہے کہ جو طرح معزز میر صاحب نے تکلیف پہنچ کی کہ الادلش کے بارے میں جو اختلافات کئے ہیں یہ امراضات وہ اگر اپنی موجودہ تجاذب پر لاگو کریں تو بہت جلد اختلافات کو دلپس لے لیں گے،

میر شاہ نواز خان شالیانی:- جناب مرد! آج دوبل پیش ہونے لیکن دوں کا قسم ایک ہے، پہنچے میں سے یہیں بڑی خوشی ہوتی، اسیں کافی مراعات دیے گئے ہم نے کہا کہ باقی میں میں بھی وہ سہولتی مونگی، لیکن دوسرا میں جب پیش ہوا تو بڑی مالیوں کی ہوتی، کہ

اسیں کچھ نہیں، اسٹے یہ پیروں کا سوال ہیں مزید کا سوال ہے، یہ ضروری ہے، جیسا کہ ہمارے لیک
میر صاحب نے پہلے بولا ہے کہ ان کو مراعات دینی چاہیے، کیونکہ جیسا کہ نہ یہاں میں صاحب
نے پہلے بولا تھا، کہ اگر اتنے مراعات یا تخفواہ ہنسپوری جائیگی، تو پرست پر انکو اکا یا جانشی کا
وہ ایک آدمی تھا، جسکے معنی یہ ہے، کہ کم تخفواہ دیجی۔ باقی ۲۱ آدمیوں کو تو کوئی ہمارے گرد پرست
لیئے کا حیاں کریں اسٹے یہ یہ ضرور من کر دیکا کہ تخفواہ کے ساتھ دیگر مراعات شامل کے طور
پر ٹیکھیوں، سیڑوں وغیرہ ضرور دیتے جائیں،

Mr. Speaker :-

Now the question is that Clause-3 stands Part of the Bill. Those who
are in favour of it may say "YES" and those who are against it say
"NO".

I think the "Ayes" are in majority and they have it.

Ayes to have it, Ayes have it, Clause-3 stands part of the Bill.

Clause-4. The question is that Clause-4 stands part of the Bill.

As there is no opposition, Clause-4 stands part of the Bill.

Clause-5. The question is that Clause-5 stands Part of the Bill.

میال سو فی المیل خان پر اچھے حناب اسکریپٹ کلارز (5) میں یہ ذکر کیا گیا ہے کہ میر صاحب ان

کو وہی سفر خرچ میگا جو گورنمنٹ ماذم I-grade کو ملتا ہے مجھے اس پر بڑا سخت احراق ہے، بلکہ ہناب سپیر م اپ کو یاد بولگا، کہ جب شہزادی اشرف پہلوی تشریف لائی تھیں، تو ہمیں عوام کے ممبروں کو کہاں کھرا کیا گیا تھا، ایر پورٹ پر ہمیں ہماری عزت کا پتہ چل گیا اور ہماری حکومت نے اسی وقت کچھ احراق نہیں کیا، کہ ہمارے حبر کی اتنی بے حریق ہو گئی کہ ہمارے سرچ گورنمنٹ آئیشل لاکر آگے کھرا کر جانے رہتے کہ ہمارے سپیر کے آگے بھا ایسے ہی انخل لاکر کھڑے کئے گئے، سپیر مادب ہماری عزت کے نشان ہیں،

خایب والا ہمیں نے اس سندے میں ایک موافق بھی Move کی ہوئی ہے ایک بھی Move کیا ہوا ہے، کیونکہ اگر اپ کے ممبروں کی عزت نہیں ہے Resolution گی تو اس ایوان کی عزت کیسے ہو سکتی ہے اور سانہ ہی اس حکومت کی بھی عزت کیسی ہوگی،

Leader of the House :-
Sir, I object to it.

Mian Saifullah Khan Paracha :-
Are you on a point of order?

Leader of the House :-

Yes Sir, I am on a point of order. When the Bill is taken clause by clause and when on a particular clause the objection is raised, then the Member will have to be very relevant on that particular clause. He cannot talk on the general application of the Bill.

Now here the member has objected on the travelling allowances of the Members. He will have to confine himself on that. When he opposes to the Bill as a whole he could have spoken on any aspect of the Bill. But when he is opposing a particular clause, he will have to be strictly relevant and confine his arguments to that very clause.

Mr. Speaker :-
You should be relevant.

Mian Saifullah Khan Paracha :-

Mr. Speaker, I am very relevant on the matter because there is a comparison between a member and a 1st class Government servant. Whenever there is a comparison then I have a right to express my views on the subject.

.....
وہی مرتضیٰ کر رہا تھا

Leader of the House :-

The chair is to give ruling as far as my point of order is concerned.

Mr. Speaker :-

You should be relevant I say.

Mian Saifullah Khan Paracha :-

You can check me if I am not relevant, Sir.

Mr. Speaker :-

You should confine yourself to the contents of this Clause only.

Nothing, you see, outside.

Mian Saifullah Khan Paracha :-

Mr. Speaker, did you find me irrelevant?

Leader of the House :-

This is an objection to the ruling of the Speaker, Sir.

Mr Speaker :-

As I said you should be relevant and strict to your objection on this particular Clause, I mean clause-5.

Mian Saifullah Khan Paracha :-

All right Sir.

Subject to the conditions and limitations as may be imposed by the rules, under this Act, each member should be entitled to draw travelling allowance on the same scale as is admissible to the Government Servants of 1st grade."

I have opposed this Clause on the basis that a member of this House cannot be put on the scale of a Government Servant.

تو اس دو سطہ کیسے چاہتا ہوں کہ لفظ

Admissible to the Govt. Servant of the 1st grade

ٹکل بیان ہے، کیونکہ میر کی تہک ہے، میں اور نئے سردمش کے، خواہ کوئی گزینہ بھی تو
بیوں پڑھ رکھا جائے،
میرا اعتراض ہے مٹاسپکر اور انہ آپ کے ماقبل ہے کہ ہمارے میر جلس کی حرمت
آپ کس حد تک بلند کرتے ہیں،

میر عبدالصمد خان اچھرنا ^{Anomaly} میر اسپکر اسی راستے پر ہے کہ ایک
پیدا کرنے ہے، عام حالات اور سفر کے وقت میں اجلاس کے زمانے میں اگر کوئی میں
پہنچے گریت دیتا ہوں اور مجھے وہ سہوئیں حاصل ہیں تو ایک غریب آدمی کو پہنچے گھر
میں لے سکتی ہیں تو مجھے 15 روپے الاؤٹس ملتا ہے اور اگر میں اسی کی جو لش کیسے اسکر
سٹر کے زحمت اٹھا کے موادی مامکان کے فرمائیے کے مطابق اپنی نمازیں آدمی آدمی کو
کے جب میں کچی چاڈی کا تجھے میں روپے رو داڑھ میں کیا ^{Anomaly} ہے کہ میں
کے سطھے میں لارڈ پارٹی میٹنے نے اس چیز کا تصور کیا ہے کہ ہمیں

بجھے اسکا بڑا تلخ تحریر ہوا ہے، پچھے دنوں کچھ معاہدات کے ساتھ دسمبر مولوی صالح محمد صاحب بھی شامل تھے، ایک کمپنی میں کراچی بیسجاگیا، جس ہوٹل میں ہم رہتے تھے، اُس ہوٹل کا صرف کارہ
۲۲ روپے تھا، کھانا پینا الگ اور جب ہم پیاس آئے، سفر الائنس کا بل آیا تو، میں بیس روپے
کے روزانہ دیا گیا، میں آپ اور وزیر اعلیٰ صاحب اور دیگر وزراء کی توجہ اس طرف دلاتا
ہوں کہ اتنی تملیٰ تنخواہ میں کم از کم ایک میر سبیل کوئی اس قسم سرکاری سفر نہیں کر سکیگا
اسنے جو الائنس میردوں کو سینئر کے دروازے گھر پر ملتا ہے، سرکاری قرآن کی ادائیگی کیتے جب...
.....، اسیں باہم چانما پڑتا ہے، اس وقت بھی اسی شرعاً سے الائنس دیا جانا چاہیے،

Mr. Speaker :-

The question is that Clause-5 stands Part of the Bill. Those who are in favour of it, may say "YES" and those against it, may say "NO". I think the Ayes have it.

Sir, I think

نیاں تھے،

No

سے ہمارے

Yes

آپ نے Yes کا پوچھا تو اسیں تین آدمیوں نے Yes کیا اور سیمچار آدمیوں نے
No کیا، اب منیشن آپ کے فائدے میں ہے،

میرزا سکرٹری
جو اس کے حق میں ہیں وہ ایک دفعہ کھڑے ہو جائیں
(اس موقع پر حزب اقتدار کے زیادہ میر کھڑے ہو گئے.....)
میلان پیوف الدخان پرچم سے فاطمہ بودکھ) اب آپ کی تسلی ہو گئی

Clause-6. Next Clause. The question is that Clause-6 stands Part of the Bill.

Mian Saifullah Khan Paracha :

Sir, I oppose this Clause also.

جلیل، اس کالاگز من بخواہا گا ہے،

"Each member shall be provided with one free non-transferable highest class Railway Pass which shall entitle him to travel upto maximum of 5,000 miles on the Pak Western Railway but nothing etc. etc."

اب عرض ہے کہ ہمارے قائد امیران نے پہلے بھی فرمایا ہے، کہ جہاں کوئی جائز بات ہے یعنی کہ
وہ پر یقیناً غریب نہ رہے، اور ہمارے ساتھ Cooperation کرنے لگے، فنٹ کلاس ریلوے مکٹ
پر اخراجی خدمت آتا ہے، جتنا کہ پی آئیے کے مکٹ پر آتا ہے، اب اگر مجرموں کا
طوفی سفر کرنا ہے اور اگر براوی سفر کی سہولتیں میر ہوں تو اس کلائنڈ کو ہم مزدہ Amend
کریں، کہ الگ مجرموں کا چاہا سے سفر کرتا چاہتا ہے یا درجہ اول کاریوے مکٹ استعمال کرنا
چاہتا ہے، ہیکا چیز تک دنے پسے بھی نوٹ کی جگہ، اب موجودہ حالات میں کوئی ادمی میں میں دن
لاؤں پیدا کیجئے کیونکہ غالباً نہ کر سکتا، کہ وہ گاڑی میں بیٹھ کر دہان تک جائے اور والپی پر پھر میں
دن آتے دلت عالم کرے تو قائد امیران سے میں یہ گذراش کر دنگا کریں تاہم ہادیں کا سامنہ ہے
ہندوستان کلائنڈ کو Amend کریں اور اسیں پی آئی اے کی گنجائش رکھیں،

قائد امیران - جناب پاکستان میں جتنی بھی اسیلیاں یعنی ہم خواہ صوبائی ہوں یا قومی، سواتے
اسد IRAP کے جو ملکہ پاکستان نہ... اور دلیل پاکستان کے دریان نیشنل اسیلی
کے مجرمان لگایا کرتے ہیں اس کے علاوہ کہیں ہی اس قسم کا Privilege، مجرمان کو بھی
دیا گیا ہے، اس سے مدد اس بخواہ کو Accept کرنے سے مدد ہوں۔

مرٹر عبد الصمد خان اچکزہ - کیا ذریعہ ملے صاحب کے اس Stand سے ہم مطلب

لے لیں، کہ ہم تمام دنیا اور جیز دل کو بھی ترکیب کے یا کوئی نہ کام بھی کر سکیں، اگر ورقہ الٹی مدد
کو ہی فالو کرتا ہے، تو ہمارے یہاں اکٹھے ہوتے کامیاب مقصد ہے، لیسا کوئی سالم ہے، جو کا
دوسرا ہے صولیں دیکھ گماں اور باتی دنیا میں Ruling ہوتے ہیں، خاص ہے جسے ہم
پا کار روانی پیشی ہو، اسٹینڈ یا کوئی Stand ہتھی ہے۔ اگر اسکی طرف پر روانی پائیں، ہی
وہ رہانی ہیں تو پھر محنت کا کیا فائدہ؟

میال سیف اللہ خان پر اچھے درست، اللہ صاحب اسکو Accept کریں گے ایسی
چیز ہے،

قائد اعلیٰ اگر دیرے اور آپ کے گھر کا حوالہ ہے، تو ہم طے کرتے ہیں، مگر اسکی کامیابی

میال سیف اللہ خان پر اچھے Treasury Benches، داسٹے ہیں گے،
جو کوئی کچھ بولتا چاہیے، وہ کیوں چہ پیش، معلوم ہوں ہوتا ہے کہ گویا اپنی دیکھ کر رکھا گیا ہے،
Mr. Speaker :

Now the question is that clause 6 stands part of the Bill. Those who are in favour of it may say 'yes' and those against say 'no'.

I think 'Ayes' have it. Clause 6 stands part of the Bill.

Clause 7.

The question is that clause 7 stands part of the Bill. As there is no opposition, clause 7 stands part of the Bill.

Clause 8

The question is that clause 8 stands part of the Bill. As there is no opposition, clause 8 stands part of the Bill.

Clause 9. The question is that clause 9 stands part of the Bill. As there is no opposition, clause 9 stands part of the Bill.

میر عید الصمد خان اچکزنی حزب اخلاق ان CLAUSES کی اتنے خالفت ہیں
کر رہی ہے، کہ میں پڑھا ہے کہ ان میں تبدیلی ناکن ہے،

Clause 10 :

The question is that Clause 10 stands part of the Bill. As there is no opposition, Clause 10 stands part of the Bill.

Breamble :

The Question is that the preamble be the Preamble of this Bill. As there is no opposition the preamble becomes the Preamble of this Bill.

Short title and Commencement.

The question is that the short title and Commencement be the short title and commencement of the Bill. As there is no opposition, the short title and Commencement becomes the short title and commencement of the Bill.

Now the next motion.

Law Minister :-

I move the Baluchistan Provincial Assembly Members' (Allowances and Privilege) Bill 1972, be Passed.

Mr. Speaker :

The Motion is that Baluchistan Provincial Assembly members' (Allowances and Privilege) Bill 1972 be passed. As there is no opposition, the motion is carried. The Bill is Passed.

Next Bill.

Leader of the House :- Sir, I introduce the Criminal law special Provisions (Amendment) Bill, 1972.

Mr. Speaker :-

The Bill stands introduced. Will the Chief Minister make a statement ?

Leader of the House :

The Criminal Law (Special Provisions) Ordinance, 1968, at present, does not provide for the release of accused persons on bail, which results in hardships, especially when trial proceedings are delayed for one reason or another. In order, therefore, to remove the incidents of hardships, in cases, where trial proceedings are delayed not because of an act of omission on the part of the accused or any other person acting on his behalf, it is necessary to amend the Ordinance as proposed in the draft Bill.

Mr. Speaker :

Next motion to be moved.

Leader of the House :

Sir I beg to move that the Criminal Law (Special Provisions) Amendment Bill, 1972 be taken into consideration at once.

Mr. Speaker :

The motion is that the Criminal Law (Special Provisions) Amendment Bill, 1972 be taken into consideration at once.

ہیاں سیف اللہ خان پر اچھا: مرٹر اسپیکر میں اس بیل کی مخالفت کرتا ہوں یہ کرنیں لاء
سپیشل پروڈین آئڈننس جس میں ہمارے قانونی ایجاد ترمیم فرمائچا ہے پس اس کا لے قانون
..... کو ترمیم کر کے سفید بیش کیا جا سکتا۔ میں اس بیل کی مخالفت کرتا ہوں، اس کی ترمیم کی مخالفت کرتا ہوں

کیوں نکر، اس بیل کو ایوان میں پیش کرنا میں سمجھتا ہوں کہ بوجتھان کے عوام کے ساتھ زیادتی کرنا
ہے، جناب اسپیکر ۱۹۴۹ء میں ان کوڑ مغربی پاکستان نے ایک فتحی دیا تھا، جس میں انہوں نے
F.C.R کو - - - - - قرار دیا تھا۔ اور کہا تھا کہ = پاکستان کے موجودہ آئین
کے موجودہ آئین کے نزدیک ہے، اس کے بعد اس وقت کی جو حکومت ایک پروگرام پر سما

بھلی جی، اور اس استعمال پر نگاہ سے ہمارے Leader of the House عاصی بنجپی
دالف ہیں، اور میں بھی دالف ہوں کہ انہوں نے کوئی تلاٹ آرڈیننس رکھنے والے ناظم کر دیا
جیسا کیتے اختیار خباب اسپیکر ای قانون سراسر Victimization

کیا گیا تھا، اور یہ قانون اسی زمرہ میں آئے گا، اس لئے اس کی مخالفت پر محبر پر خرض ہے،
جب اسپیکر اسی مجھے دہ دلن یاد آتا ہے، کہ جب ضلع کوئٹہ پشین کے ڈپٹی گورنر جیسے برکی
صاحب تھے، اور اس نہیں کے اندر نولوں کا معاملہ اور کیس چل رہا تھا، اسی کوئٹہ فلات
کے آرڈیننس کے تحت جس کو نیا نام دیا گیا، اور یہاں پر ایک بست بڑے محترم ادمی جو ہمارے
بڑے افسروں میں اُن کا نام ہے اُنکا۔ اُنہوں نے بحث کے دو طان پر کہا تھا، کہ یہ قانون
جو بنایا گیا ہے مجھے پتہ ہے، اور اس کو روک لینا چاہیے، افسوس کی بات ہے کہ آج ہمارے
وہی غیر، وہی شخصیت Treasury Benches پر نہیں اور جنہوں نے اس

سے بڑی تکلیفیں اٹھائی ہیں، آج نہ صرف اس کا لئے قانون کو برداشت کر رہے ہیں، بلکہ
تریم لارہے ہیں کہ ہم ذرا سہولت دیتا چاہتے ہیں Bailable کتنا چاہتے
ہیں کیون کھکھ میں اُن سے یہ تو قن نہ تھی، کہ ایک ایسا گندہ قانون کہ جس سے یہ خود
تکلیفیں اٹھا پکھے ہیں، اس کی ترمیم زیر بحث نہیں،

جب اسپیکر اس ترمیم کی میں کیا بات کروں، ان کو چاہیے تھا، کہ یہ ڈپٹی گورنر کے
اختیارات کو کم کرنے کے لئے ترمیم لاتے، جو وہ نہیں لائے، ڈپٹی گورنر کے اتنے
اختیارات ہیں کہ اس کا کوئی اندازہ نہیں، کیونکہ وہ خود حسیر گہ محبر مقرر کرتے ہیں
وہ خود سب کچھ کر سکتے ہیں، میں ایک عوامی نمائندے کی حیثیت سے جو سمجھتا
ہوں، وہ یہ ہے کہ یہ تو کوئی قانون نہیں گیا جا سکتا ہے،

جب اسپیکر اس حسیر گہ محبر دل کی اتنی در Vast powers اپنے کتاب اس
سے اندازہ لگائیں کہ اگر وہ چاہیں تو صفائی کی کوئی گواہی اگر ایسی آتی ہے، تو وہ کہہ
سکتے ہیں کہ ہم گواہی نہیں لینا چاہتے، کیونکہ گواہی اس کیس کے ختم ہونے میں Delay
کر رہی ہے، لہذا ہم گواہی نہیں لے سکتے، تو کیا، انہات گیا جا سکتا ہے، کہ مذم

اگر اپنے گواہ پیش کرنا چاہے تو حجہ کے نمبر پر کہ نہیں بھائی یہ گواہی ہم نہیں لیتے
 بخشنے تو اُسی میں تحریکی کہ ہمارے قانونی ایسی تحریکی لامتحب کے کہ Evidence Act
 اس میں الگ ہوگا، وہ تو انہوں نے نہ کیا، انصاف میں لاگو Evidence Act
 نہیں ہے، چشم دید گواہوں کی کوئی ضرورت نہیں ہے، اور یہ Direct Evidence
 اتنا ہی اچھا ہے، قضاکہ Evidence

جناب اسپیکر!

Interim Constitution of Islamic Republic of Pakistan.

کے درجگیلی نمبر ۲۹۔ صفحہ ۸ میں یہ لکھا ہوا ہے کہ

No Law shall be repugnant to the teachings and requirements of Islam as set out in the Holy Quran and Sunnah, etc.

ہمدرد اسپیکر! سڑپڑا اپ پورے قانون پر بحث کر رہے ہیں، اس شے

میال سیف الدخان پر اچھا جناب یہ جزیل ڈسکشن ہے اس لئے مجھے بولنے دیں
 ہے تکمیل ہو لائی گئی ہیں، جو کہتا ہوں کہ ان میں سے سب خسرا میال یہ نکالیں گے، مگر
 انہوں نے یہ خسرا میال نہیں نکالیں،

I am quite relevant Sir.

اُنچی جیسے اپنے فیصلہ دیں، یہیں یہ حق ہوتا چاہیے کہ ہم اس ایوان کو کیا معاملہ
 ہے، اگر ایسا ہو تو یہ Amendment ایکسمنٹ میں پاس ہو جائے گی، پھر
 پہنچ لیا جائے گا۔

مister اسپکٹر : مجھے افسوس ہے کہ آپ صرف اس کی ترجمہ پر بول سکتے ہیں، جوہ ترجمہ لائے ہیں اور جو کچھ گزروچکا ہے اس پر سمجھتے نہیں کہ جاسکتی،

میال سیف اللہ خان پرچھ میں جو پیش کر رہا ہوں یہ Add کریں، یہ تو میراث حیثیت ہے، خباب سے میں مودعاً گذارش کر دلکا کہ ترجمہ میں مزید Clause Add کرنا میراث ہے میں اس پر بول رہا ہوں کہ بھی آپ Add کریں۔

قائد الیوان بد جناب ! اس کا کوئی نوٹس نہیں دیا گیا ہے،

میال سیف اللہ خان پرچھ آپ ruling. دیکھو میں میں تو عرض کر رہا ہوں کریے بلا Important Point ہے، اگر اس طریقے سے ہمیں روکا گیا تو

مister اسپکٹر آپ اس کی ترجمہ پر تو سمجھتے کر سکتے ہیں، اور اگر آپ ترجمہ لانا چاہتے تو اس کے لئے آپ کو واقعی ترجمہ دینے کی ضرورت ہی تھی،

میال سیف اللہ خان پرچھ تو میک ہے اسپکٹر صاحب نظر عرض ہے کہ کم از کم آپ میرے Views تو لیں۔

مister اسپکٹر آپ اس Amendment کے مشتق اپنے Views بتائیں،

میال سیف اللہ خان پرچھ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ Amendment نامکمل ہے

I do not move the amendment, but I am pointing out its shortcomings. He should have moved these amendments because he has himself suffered from this Law, that is the point. I am quite relevant sir.

Leader of the House :- Mr. Speaker may kindly give his ruling.

مister Asif Chishti :- میری رو لگ بی ہے کہ میاں سیف اللہ خان پر اچھے Relevant رین پورے قانون پر بحث نہ کریں، صرف اس ترمیم پر بحث کریں جو سرکاری بل میں لائی گئی ہے

میاں سیف اللہ خان پر اچھے :- سڑیں اس سعی میں عرض کرنا تھا کہ ایک کو لوک ایسے قانون میں جیکی ہمارا دستور، جائزت نہیں دیتا، اس میں اگر ترمیم کی جائے تو وہ قانون نہیں پور سکتا۔ اس Point پر میں آپ کو Constitution کی رو سے Relevancy کا اپنے مفہودیں کرایاں ہوں یا نہیں، اگر نہیں ہوں تو پھر ٹیک ہے، میں ہٹ جاؤں گا، جیسے کہ میں عرض کرنا تھا کہ آریکل نمبر ۲ کے مطابق کوئی بھی قانون، اسلام اور قرآن شریف اور حدود کے خلاف نہیں ہوگا، جواب عالی جو ترمیم اس قانون میں کی جا رہی ہے.....

مister Abdul Sattar Khan Ajkazi

Point of order Sir.

کیا میروں کے ساتھ بات چیت سے Point of order (in order) ہے؟

Visitors' gallery

مister Asif Chishti :- کہاں بات ہوئی ہے، نہیں اجازت نہیں ہے،

میاں سیف اللہ خان پر اچھے :- غائب تو میں عرض کرنا تھا، کہ جس قانون میں چشم دیدہ گواہوں کی عضورت نہ ہو، وہ غیر اسلامی ہے، اسکی ترمیم غلط ہے، یہ قانون آپ ترمیم بھی نہیں کر سکتے، ہمارے علمائے دین یہاں پر بیٹھے ہوتے ہیں، میں ان سے گذاشت کر دیا گا

کوئی صرف یہ بتائیں کہ چشم دیدگواہ موجود نہ ہو تو کیا یہ اسلامی ہے،

مسٹر اسکندر: آپ بلاوجہ اس مسئلے کو الجھا رہے ہیں اس قانون کے بدل کا آپ کوئی بیل پیش کریں۔

میال سیف اللہ خان پڑھجہے۔

That is the point Sir I am saying that the amendment is illegal.

Relevant	پڑھج کر سکتا ہوں یہ بڑی	illegality	آپ نکھین کریں
			بات ہے،

I am saying that the entire amendment is illegal.

کوئی	پڑھج کر سکتا ہوں یا نہیں۔	illegality	میں انشکار کر رہا ہوں کہ میں
------	---------------------------	------------	------------------------------

I am challenging the very basis. This amendment is illegal, un-constitutional and against the Islamic Law

مسٹر اسکندر: کو آپ پڑھج کر سکتے ہیں

legality.

The Legality of this amendment only, not of the whole Ordinance.

میال سیف اللہ خان پڑھجہے جناب جب تماں اور طنیس ہی
illegal

ہوتے ہیں۔ illegal. میں Amendment

اب میں اس کو کیسے ٹھیکہ کر سکتا ہوں تو بلاجہ

Mr. Speaker: I have given my ruling that you can speak on the amendment only.

میال سیف اللہ خان پرچھ

تو میں عرض کر رہا تھا، حضور اسی طرح ہمارے اسمبلی میں بے کر

چک Rules کے

If a Member raises the objection that a Bill as a whole or any part of the Bill is repugnant to the teachings and requirements of Islam as set out in Holy Quran and Sunnah, the Assembly may by motion refer the question to the Advisory Council of Islamic Ideology.

میں یہ عرض کر رہا ہوں کہیے اور Constitution Amendment on Islamic،

..... کے خلاف ہے، اسے شادر ہی نہیں کے پاس بھجوایا جائے تاکہ = پڑھے چلے کجھ = اسلامی طریقہ کے مطابق ہے یا نہ اور اگر یہ اسلام کے خلاف ہے، اور قرآن دست کے خلاف ہے تو اس کو یہاں Discuss نہیں کرنا چاہیے؟

میر سعید سعید اس کو آپ ایک motion کے ذریعے خواہد کی کوشش کر سمجھ سکتے ہیں

میال سیف اللہ خان پرچھ

I beg to move sir, that this law and its amendment is anti-Islamic, not in accordance with the constitution at present and should not be passed but be referred, according to rule No. 78 of the Rule of Procedure of the Provincial Assembly of Baluchistan, to the Islamic Advisory Council

مُسْطَر اسکیم :- Motion اتنا سماں چوڑا ہو گیا ہے

میال سیف الدخان پر الجمیع Motion فریضی ہے جناب کے اس کو کونسٹنٹ کو Refer کیا جائے، جیسا کہ ہمارا رول ہے،

مُسْطَر اسکیم :- مکہ چیز کو Refer کیا جائے،

میال سیف الدخان پر الجمیع :- اس Amendment کو جو کہ غیر اسلامی ہے اور اس کے مطابق نہیں ہے، اس کو Refer کیا جائے، Constitution

مُسْطَر اسکیم :- سوال ہے کہ انہوں نے Motion پیش کیا ہے کہ اور پورا قانون غیر اسلامی ہے،

قائد الوال :- جناب میں اتنا سفر کر دیں کہ ممبر صاحب نے روپنیتھر، کا حوالہ دیا ہے، اس کا تلقی اس بل سے ہے۔ جو زیرِ خود ہے، سارا قانون نہیں ہے، بلکہ یہ ایک قسم ہے جس پر ہم نے سمجھت کرنی ہے، اب اگر ممبر صاحب یہ سمجھتے ہیں کہ کسی ملزم کو ممانعت پر پورا نہ اسلام کے خلاف ہے، تو یہیک ہے اس بل کو تو Challenge کر سکتے ہیں، لیکن اس کی آڑ بین دہ سامنے قانون کو Challenge نہیں کر سکتے،

میال سیف الدخان پر الجمیع :- میں نے جو Motion پیش کیا ہے، اس کا نئے قانون کی

Amendment ہے جو کہ غیر اسلامی ہے، اس قانون کی کڑی ہے اس کے پاس کرنے سے وہ قانون تو سفید نہیں ہو سکتا، میں اس نئے Move کر دیا ہوں کہ مجھے بالکل یقین ہے کہ یہ غیر اسلامی ہے، اس دوستے اسلوبی کے Rules کے

کے مطابق اسے Refer کر Council کیوں جائے؟

Mr. Speaker:- The Question is that the Bill be referred to the Advisory council of Islamic Ideology. Those who are in favour of it may say "yes". Those who are against it may say "No".

I think the Noes have it. The motion is rejected.

مولوی سید سعید الدین خاں پرچمیہ: مولوی صاحب ام آپ نے بھی اسلام کے خلاف ورط دیا ہے،

Mr. Speaker :- Now we will proceed with the Bill.

مشترکہ اچھی کامیابی

خاں میں آپ کی توجیہ بیک وہ سرے پہلو کی طرف رانا چاہتا ہوں شاید بل اس نئے پیش کیا گیا ہے کہ وہ حاتم ظانی کی قبر پر لات ماننا چاہتے ہیں، وہ ان قبیلیوں کو جو اس کلسے قاونز کے تحت جیل میں پڑے ہونے ہیں انہیں بہت بڑی رحمات دینا چاہتے ہیں، حالانکہ تمیم سے سماںت کو تو چھوڑ دیں، ان کے حقوق کو چھینا گیا ہے، چہہ ہینے تک یا یک سال تک تو کوئی باز پس رکھی نہیں ہوتی، اس اصول کو تو انہوں نے تسلیم کر لیا ہے، جو اس قانون میں رکھا گیا تھا، کہ کبھی ملزم کو ضمانت کا حق نہ دیا جانے، وزیر صاحب اور ان کی حکومت میں Support کرنے ہے کہ یہ شیک ہے، لیکن اس پرے واضح ہتنا چاہیے کہ چو ماہ تک تریا اپنے حق سے خود مرمٹ رہے اور چو ماہ کے بعد کئی شرط لاط کے تحت اس کو یہ عذر دیا جائے گا، جس میں سب سے پہلا آسان اور توڑ مردڑ کر سکنے والا حق یا شرط ہی ہے کہ وہ Delay اس کی وجہ سے یا کسی رشتہ وال کی وجہ سے یا اس کے سمجھی Supporter کی وجہ سے نہ ہو، کون دھیلہ کرے گا، وزیر اعلیٰ صاحب کو تو شاید تحریر نہیں ہے، لیکن ان کے ساتھ بیٹھنے والوں کو تحریر ہے کہ یہ منعید کون کریگا، میرے پیٹے نہیں میں ایک حصہ کے ممبر تھا، جس نے اعلانیہ کردت میں کہہ دیا کہ میں وہ زبان بھی نہیں جانتا ہوں، جس میں گواہ گواہی دیتے ہیں۔ لیکن اس صبر کی اس کمزوری کو قانون نے تسلیم نہیں کیا، اور یہ دستور چلنا رہا۔ Treasury Benches کے ایک مجزوہ رکن کے خلاف اس نیا پر کسی نیایا گیا، کہ جب اس کا نال دست گرفتار ہوا تو اس کے چہرے سے غم داندہ

کے ہمارا نظر کریے تھے، انہوں نے جو کہ شاہزادی ہیں۔ ملبوچی میں یوں کہا کہ
— تو پہنچ پاپ نہ بنتے

جب تمہارا دوست گفتار ہو رہا تھا، تم نے خوشی کا انہاد کر کے اُس خوشی
میں وہ روایتی الحسن یا چاپ نہیں کیا، اس پیشی اور اس کیس کو اُس کورٹ میں اُن مجرموں
نے ستر نہیں کیا، تو کیا آپ اندازہ گر سکتے ہیں کہ کل اگر مجھے مجدد ہمینے کی بحاجتے، چوں مال
گزر جائیں، ہور کوئی پولیس یا Prosecution

کے اپنے انتہا سے Delay ہو رہا ہے، اس کے فلاں ریشتہ دار نے فلاں گاؤں میں
فلاں مسجد میں ہے کہا تھا، کہ قانون خساب ہے، اور ہمارا بھائی مغلوم ہے، آپ کا جگہ
بھی کہنے لگا، کہ یہ بھیک ہے، اس قانون کے تحت حبہ گے نہ جو شاہکار بیش کئے
ہیں، اس میں ایک یہ بھی ہے کہ ملزم تو ملزم اس کے دکیل کو بھی جل کے اندر کیا جانا پڑے
یہ اس قانون کے تحت اس طریقہ کا فیصلہ تھا، اور اس دکیل کی جان بڑی مشکلوں سے
چھوٹی ہے، اگر وزیر اعلیٰ صاحب کسی کو امداد اور سہولت دینا چاہئے ہیں تو Amendment
اس طرح ہونی چاہئے کہ اس قانون کے تحت ہر جسم قابلِ ضمانت ہو، جیسا
کہ عام قانون کے تحت ہے، اور بھائی کا لیکن بھروسہ نہ ہے فیصلہ کیا ہے کہ

Even murder is bailable

بھائی کورٹ اور کورٹ Murder کو Bailable نہ سمجھتا ہے، لیکن وزیر
صاحب نے اس حق کو بڑے عجوب شرعاً سے والیت کیا ہے، اس لئے یہ Amend
ment کوئی رعایت نہیں ہے لیکن اسی گزے قانون کو اور گندرا بنانا ہے،

چام میر غلام قادر خان خاک لاہور زرخن الیان نے جو Motion میں کیا تھا، اور
جس پر دوٹنگ بھی ہوتی ہے، تو میں سمجھتا ہوں کہ آج تک کسی ایسی میں یہ رعایت نہیں ہے
ہے کہ کسی Stage پر یہ بھجا جائے، کہ کوئی چیز اسلام اور سنت کے منافی ہے اسی لئے اس
پر اعزازی اٹھایا جائے، تو ایسے مسئلہ پر قطعاً کوئی دھنگ نہیں ہوتی اس اس سیکھ کی

رونگ بھلی ہے، تو میں آپ کی خدمت میں عرض کر دیا کردا اس سلسلہ میں جواب کی روشنگ
اشد ضروری ہے،

مشیر اسکیم پر تکمیل کے خلاف بولنا ہے تو بھی ہے، وونگ ہو چکی ہے،

I just want to point it out sir.

جامِ میر غلام قادر خان :-

مشیر اسکیم دہ ختم ہو چکا ہے،

That is my ruling.

جامِ میر غلام قادر خان : جہاں تک اس بل کا تلقن ہے، یہاں سے محترماً رائkin نے
بواں دوست Treasury Benches پر میں ۱۹۴۵ء سے لیکر بیک اس پر میں قانون کو حس
قانون کہتے چلے آئے ہیں، ہماری یہ توقع جو روشنگ سے والبست تھی، کہ ایسے قانون کو حس
کی وہ سہیشہ مخالفت کرتے آئے ہیں، اس کے لئے ایک ایسی ترمیم نہیں لائی گئی، جو صرف
ایک دفعہ سے مستحق ہو ملکہ، ہمیں یہ توقع تھی، کہ اس کا لئے قانون کی وجہ اس بیلی میں کوئی ایسا
تجویز پیش کرتے کہ اس پرے کالے قانون کو پورے بوجستان سے یا پورے ملک
ختم کیا جاسکتا،

قائد الوال : صہاب اسکیم اس سے پہنچے کہ میں اعترافات کا جواب دوں، میں یہ عرض
کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ جو بھی اعترافات سوائے چند ایک کے کئے گئے ہیں، وہ ملک
کے سارے چونکہ غیر متعلق ہے.....

جامِ میر غلام قادر خان

Point of order Sir.

جناب عالیٰ! مل کے حکم کو جواب دینا چاہیے یا کوئی اور وزیر بھی اس کا جواب دے سکتا ہے؟

قائدِ الیوان: آپ کے پاس پر سمجھ رہا ہو جو بڑ ہے، آپ دیکھو میں کہ کون جواب دے سکتا ہے
جامِ میر غلام قادر خان

I think the honourable member who has moved the Bill, he is to reply.

Mr. Speaker :-

You are sadly mistaken, Jam Sahib. The Bill was moved by the Leader of the House.

Jam Mir Ghulam Qadir Khan : I am sorry Sir.

قائدِ الیوان جناب میں عرض کر رہا تھا، کہ بہت سے اعتراضات جوابی جگہ پر خود relevant context نہیں ہیں کہے گئے ہیں، اس نئے میں مذکور تصریح نہیں کیا ہے، اگر ان کا جواب اُسی سے اس کو دانتہ نہیں کیا جاتا ہیں اس کو تسلیم کرنا ہوں گے amendment ہے لہر

I admit that this is a black law. (تالیyal)

لیکن اگر ایک بیک لار ہے تو اس کو تائید کرنے کی ذمہ داری ہم پر ہے اسی، بلکہ ان حکومتوں پر آتی ہے، جن میں محرز نمبر صاحب ایک حصہ دار کی حیثیت سے کام کر سکے ہیں، یا وہ کچھے ہیں، انہوں نے اس کو Introduce کیا ہے وہی اسکو لائے ہیں، ہمیں یہ گندی چیز درخواست میں ہی ہے، اس کے ساتھ ساتھ میں ایوان کو یہ لیقین دلاتا ہوں کہ چلا رہا معاشر amendment سے پورا ہنسی ہوتا، تاہم ان کو بتا دیجئے کہ ہم اس لار کو ختم کر کے رہیں گے،

(تالیyal)

We will undo this law and, in the meantime, we cannot do every thing over-night.

ایہ اس وقت ہمارے ساتھی صرف ایک Amendment بیش ہے ایں جس نے کوئی شرط کیا ہے، کہ وہ تکالیف یادوں مشکلات جو قیدیوں کو آئے دن درمیش ہیں، ان کو تم درکریں، اور میرے خیال میں مجھے یہ توقع تھی کہ اپوزیشن کے میران اس پر اعتراف نہیں کریں گے، میونکریہ اعتراف صرف اس بناء پر کیا گیا ہے کہ بل Treasury کی طرف سے move ہوا ہے، تو صحبت بات سمجھیں اسکتی ہے لیکن اگر اس نے اعتراف کیا گیا ہے، کہ بل میں ایسی Provisions ہیں جنہے لوگوں کو سہولت ملتا ہے، تو میرا خیال ہے: اپنے خیال کو Justify بیش کر سکتے ہیں، جس طرح کہ معززہ حمسہ صاحب تھے یہ بھی کہا ہے کہ اس کو کوئی تصحیح دیا جائے کیونکہ یہ اسلامی اصول کے repugnant ہے، میں ان سے صرف یہ پوچھوں گا، کہ کیسی اسلامی قانون کے تحت کسی قیدی کو محانت پر مجبور نہ رکھا ہے یہاں تو بات صرف قیدیوں کی محانت پر رہائی کی ہے، اور کچھ نہیں، قانون جو ہے، وہ اپنی جگہ پر ہے چاہے، اچھا ہے یا بُرا میں بُرا مال چکا ہوں، لیکن کسی زمانے میں یہی معززہ حمسہ جو اب اس اعتراف کر رہے ہیں وہ اسے اپنا چکے تھے، اس کو تاذکہ کر کے تھے، اور دیکی اس کو تاذکہ کرنے کا ذمہ دار ہے، تم لوگ ہیں، جس طرح میں نے ہر ارش لیا کہ یہ چیز نہیں بالکل درست میں نہیں ہے، ہم جب تک اس کو بدل کر اس کی یچکہ پر کوئی نیا قانون نہ لائیں، اس وقت تک ہم اس میں لیکن تبدیلیاں کرنا چاہتے ہیں، میں سے لوگوں کو یہ سہر لیتیں میں، میں مامتا ہوں کہ یہ لوگوں کے مذاق کے خلاف ہے، وہ ہر ترمیی حسیں میں لوگوں کے لئے سہوات پسیدا ہو رہا اس ذرکر کو جس کا تدقیق اکثر ایسے regime سے رہا ہو، جس نے لوگوں کے مذاق کے خلاف کام کیا ہر اُس کی طبیعت کے خلاف یہ چیز یقیناً جایسی ہے، میری محمد ردیاں یقیناً ان کے ساتھ ہیں، لیکن بہر حال ہیں لوگوں کے لئے سہوت پیدا کرنی ہیں، اور اسی بنیاد پر ہم نے اس بل کو Introduce کیا ہے۔

بخارے درسے میز نمبر صاحب نے

Mr. Abdul Samad Khan & hakzai : Sir point of information.

Mr. Speaker : There is no such thing as point of information.

مسٹر عبدالمحمد خان اچکزئی : ہم اطلاع نہیں دے سکتے؟

مسٹر اسکندر

Sorry, you can seek information through a question.

عبدالحمد خان اچکزئی : اب ہم تو تے
کائف استعمال کیا، میں Regime
پوچھتا چاہتا ہوں کہ کیا اس میں قلات سٹیٹ بھی شامل ہے؟

قائد الیون

This is not a point of information.

اس میں قلات اور اس نے دریں کوئی شامل ہے
(قمبیچے)

جانب نجیب اسکا احساس ہے، کہ میں نے حقوق پر عین کچھ ایسی باتیں کیں جہاں: لذیز مرد
کے ہمارے اپریشن بنیجنوں کو کچھ تکمیل پہنچی، بہر حال مجھے یہ باتیں اپنے فرمانوں کے خلاف دیجئے
ہوئے کہنی پڑتیں میں کہہ گیا ہوں اس کے علاوہ ایک اور میر صاحب نے یہ اعتراض کیا ہے
اور یہ تو بالکل حق دیا گیا ہے، محض وہی کو کہ چچہ ہے یا ایک سال تک بخیر پیچھے باچے
کسی تید یا کوبل میں رکھ سکتا ہے، میں میر صاحب سے ہی گزارش کر دیا، کہہ چچہ ہے
اور ایک سال کا اگر اپنی طرح اسکا مطالعہ کریں تو اسکا مقصد ہے ہے کہ چچہ ہے اور ایک

سال کے بعد آپ نے دیکھا ہو گا، اکہ : Procedural Code / اور Penal Code :

الیہے حبر اتم پس جو کہ Bailable ہیں اور ایسے حسٹام خود Nonbailable

ہیں، یہاں ہم ان تمام حبر اتم کو جو کہ Bailable ہیں یا Nonbailable

..... ہیں تو پسیں اُسی وقت چھوڑ سکتی ہے، لیکن جو

ہیں ان کو بھی وہ آدمی جو قید سے ملزم اُس کا قانونی حق بن Nonbailable

چاتا ہے کہ وہ اسکی Bail حاصل کرے اگر چچہ ہے تک وہ جیل میں پڑا ہوا ہے، اسکا

در اصل اطلاق Nonbailable offence پر ہوتا ہے، جو تم ان کو قانونی حق

ہیتے ہیں، اگر کچھ ہیتے یا سال تک اُذکار نہیں ہوتا ہے تو اسکا تقدور ان عدالتوں کی ہے

جو ادا کا نفیہ نہیں کر سکیں۔ اس ملزم کا ہیں جو پکڑا گیا ہے، اسلئے ہم نے ہمکو قانونی حق

وے دیا ہے، جسکو کوئی Challenge ہیں کر سکتا، البتہ ایک چیز ہے، کہ اگر جو

شرکار کی گئی ہے، جس پر میر صاحب نے اعتراض بھی کیا ہے کہ وہ discretionary powers

جو ڈپلی کمشنر صاحب کو دی گئی ہے کہ وہ یہ منفصلہ کریں کہ آیا delay چوہنی ہے

وہ کس کی وجہ سے ہوئی ہے۔ چونکہ معزز میر صاحب کو بہت تحبیب حاصل ہے اپنی

نے دیکھا ہو گا، کہ بہت سے ایسے مقدمے میں، جہاں ملزم یہ کوشش کرتے ہیں کہ مقدمے

کا جلد نفیہ ہو، اسکی وجہ ہے کہ بعض جگہ ملزم یہ چاہتے ہیں کہ اگر مقدمہ اس دفعہ چل گیا

تو وہ Evidence جو اسکے خلاف موجود ہے اس کو tamper کرنے کا موقع

ریکارڈ میں آ جائیگا، اور ان کو سزا مل جائیگی، Evidence

اس نے وہ اکٹرا استعمال کرنے رہتے ہیں کہ مخالف طول پکڑتا جائے،
 اگر اس صورت میں اس delay کا ذمہ دار وہ آدمی جو جیل میں پڑا ہوا ہے وہ ہے
 تو پھر ہم اس سہولت کو اس آدمی کو جو جیل میں پڑا ہوا ہے وہ ہے تو پھر ہم اس سہولت
 کو اس آدمی کو بینیں دے سکتے ہیں، جو خود delay کا ذمہ دار ہے، یہ سہولت صرف
 ان آدمیوں کو مل سکتی ہے، جن کے مقدارے میں delay کی ذمہ داری محضی پر آتی
 ہے، نہ کہ اس آدمی پر جو خود جیل میں پڑا ہوا ہے تیرا اعتراض جام مصاحب تھے کیا تھا، کہ خیر
 وہ تو جناب والا نے Rule out کیا تھا چونکہ اُسکا اس کے ساتھ کوئی تعقیب نہیں
 تھا، میں جزب اختلاف کے بخوبی سے یہ عرض کر دیا کہ جناب ہم ان کی طرف سے ہر اس
 تنقید کا خیر مقدم کریں گے، جن میں لوگوں کی بھالی اور بھاری کارکردگی کی اصلاح پوشیدہ ہے
 ہم ان کی ہر سچوں کو جبکہ تلقی کسی Constructive Motion سے ہو مزدوج قبول کریں گے
 اس کے ساتھ ہم انکا حق تنقید اور حق اعتراض اور سارے حقوق کو تسلیم کرتے ہیں
 کہ وہ چارے Motion کی مخالفت کریں، ہم ان ہے گزارش کریں گے کہ وہ اپنی تنقید کو
 تعمیری معیار پر لائیں، صرف تنقید برائے تنقید سے بہت کہ تعمیری معیار پر لائیں تو وہ
 اسکو کچھ زیادہ appreciate کریں گے، میں اس کے ساتھ ... مہربان کے اعتراضات
 کا جواب حتم کرتا ہوں

Mr. Speaker : Now the question is that the Criminal Law (Special provisions) Amendment Bill 1972 be taken into consideration at once. Those who are in favour of it may say "Yes", those who oppose it may say "No," I think "Ayes" have it. The motion is carried. Now the Bill will be taken clause by clause.

- Clause -2 The question is that clause -2 stands part of the Bill.
 No opposition, therefore clause -2 stands part of the Bill.
- Clause -3 The question is that clause -3 stands part of the Bill.

I oppose it.

میال سیف الدخان راجحہ ہے

حکایت اسکیپر کلارز ۲ تیں پارٹ لے اور بی ہے پھرے پارٹ میں یہ ہے کہ

"The court may, except where it is of opinion that the delay in the trial of the accused has been occasioned by an act or omission of the accused or any other person acting on his behalf, direct that any person may be released on bail".

جیسے اس کلارز میں جو اعتراض ہے وہ یہ ہے کہ delay کا دعویٰ جزوی میں رکھا گیا ہے اور ڈپلی کشن صاحب کو جو اختیار دیا گیا ہے کہ جس کو وہ رکھنا چاہیں تو کہ دین کی وجہ delay ہے اس کا معاملہ تو بالکل ہونا ہی نہیں چاہیے کیونکہ ہمارے چیف سٹر صاحب Statement of objects and reasons اور لیڈر آف دی ہاؤس نے اپنے

سیکھ کر اس کی harshness میں تو پھر یہ اختیار دہ کیوں دیتے ہیں، ڈپلی کشن کو یا محیطہ میں کوئی Trial کر رہا ہو، جسگر کو کر رہا ہو کہیں اس کو یہ اختیار ہو کہ جس سے وہ خوش ہو یا جس طریقے سے اشانہ ہو تو اس کو انہوں نے کیا کہ تو delay ہے اور جبکہ ایسے معاملہ ہو اس کو کیا کہ ہمیں Sub-section میں کہا گیا ہے

"(a) Who being accused of an offence punishable with imprisonment of either description not exceeding seven years has been detained for such an offence for a period exceeding six months and whose trial for such offence has not concluded."

نواس سے کہاں ختم ہوتی ہے؟ harshness
اس کے بعد اسکو صفائحہ میں سکتی ہے جیسے قانون میں Regular laws کوئی حق بنتا ہے کہ وہ Apply کیجئے کرے اور اس کے Accused بعد اس کا نفع کیا جاتا ہے۔ اس قانون میں بھی یہی چیز ہوئی چاہیے تھی کہ یہ جو ہے Any time he can move.

مگر چچہ ہنسنے بد میں reject کر دیتے تاکہ ملزم اگر mandatory ہوتا ہے اس صورت میں وہ اپنی میں جاتا، تیرتا ہے کہ پارٹ میں

"(b) Who being accused of an offence punishable with imprisonment of either description exceeding seven years has been detained for such offence exceeding one year and whose trial for such offence has not concluded."

جیا کیس نے عرض کیا کہ ملزم ایک سال تک میں پڑا سزاوار ہے اور کے بعد اُس کو ہتھ بیٹھ کر Bail کے تو میں خدا بیٹھ رافت دی جاؤں کے ان جذبات کا تو خیر مقدم کروں گا کہ بیل کی Harshness نکالیں، میں نے عرض کیا کہ سارات لازم کالا ہے جاؤں میں میرا اعتراف On record ہے ختم کریں تو یہ بیل Harshness کے کراسکی Intention میں آگے House ہے کہ اسکی

نیک خیال ہے۔ تو میرے کیوں نہیں ایجاد لائے کہ دادتی Accused ختم ہو اور داد دہ Harshness کو یہ Right دیں کیونکہ Accused جو ہے، وہ سزا والہ تک نہیں ہو سکتا، جب تک اسکے خلاف ثبوت دیکیا جائے، کہ اس نے یہ حسبم کیا ہے اور سکتا ہے کہ بعد میں حالات یہ فیصلہ دیا گئے کہ اس شخص نے حسبم نہیں کیا ہے، تو یہ ساری تکلیف اُس نے خواہ مخواہ کاٹنی پہنچے کہ وہ ایک سال میں پڑا ہے اور اسکے بعد اُسے صفائت ملے اور بعد میں اگر حالات نہ ہے فتحدار کر دیا کرے بری ہے تو یہ تکمیلیں جو کہ غیر قانونی ہیں تو میں Leader of the House سے گزارش کروں گا کہ ہر دقت رکھیں۔ Bailable

Let the trying Magistrate reject the bail. Let there be a provision of appeal. Let the accused go in appeal.

نکتہ: ہخت گیری ختم ہو۔ کیونکہ میں نہیں سمجھتا کہ کلاز (۲) کے ذریعے اس قانون کی ہخت گیری صحیح طریقے سے ختم کو گلی ہے، اسلئے میں نے اس بیل کی مخالفت کر دی ہے۔

مرٹر عبد الصمد خان اچھنذی

Leader of the House

نہ بڑے اچھے خیالات ٹاہر کئے۔ اور تعمیری تجدیدی کو قبول کرنے کا، خادہ فرمایا تو میں عرض کرتا ہوں کہ یہاں انہوں نے فرمایا اور ڈپلی کششہ کا نام لیا، بلوچستان میں اپنی کثیر پوتی بڑی

پیزیر بکہ بہت بڑی نیلا ہوتی ہے، ہم لوگوں کو ڈپلی کمشنرzel نے بہت ڈالا ہے، اسے ہم اس چیز پر مجبور رہیں اس پر کہ ڈپلی کمشنر جو فیدر کر سکے وہ لازمی طور پر خیک ہو گا، لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہاں کو روٹ سے سطح ڈپلی کمشنر نہیں ہے یہاں پر ہر مجرم سٹ - محض کلاس رک یا اس سے بھی نیچے ہو۔ چاہیے وہ نائب تعلیمیار ہر اس سے نیچے بھی کوئی ہے یا نہیں اس کا مجھے پتہ نہیں تودہ بھی اس کا چیرین بن سکتا ہے اور ان کی یہاں تک پادر ہر قبیل سے تو صفات اور صفات کی ذمہ داری کو..... تو ہمیڑہ ہر اس سیکشن پر پنیل کوڈ..... کے چاہیے وہ دفعہ نہیں ہی کیوں ہمیڑہ کے نارے پشاپ کرنے کا ہے اس پر وہ Un-limited fine لگاسکتا ہے اور بہت بڑی تین دس سکتا ہے، وزیر اعلیٰ صاحب کو یہ معلوم ہو گا، کہ ہی رعایت جو انسوں نے دی ہے ہے بھی لازمی نہیں ہے، تاوان میں May اور Shall کی دو اصطلاحات کوئی نہیں ہے May میں Magistrate یا صاحب کو ہر اختیارات حاصل ہے اور پھر اس لار میں ثبوت لکھنے کی بھی ضرورت نہیں ہے جو کچھ نہیں دہ کافی ہے۔ تو انسوں نے وہ Harhness بھی ختم نہیں کیے، اور لفظ May سے اُن کے ہاتھ اور آزاد ہو گئے ہیں یہاں Shall بھی نہیں ہے اور میری وجہ Reason دہ دیتا ہے، اس پر وہ پابندی نہیں ہے کہ

That reason should come on Record in writing.
یہ دادتی Accused یا اس کے رشتہ داروں کا فقور ہے، یا پھر کوٹ ط کا فقور ہے، محبر ط
صاحب یعنی ہب تکمیلی اور زبانی طور پر دہال کہہ دے گا، کہ Accused کی بد معاشری ہے اس
کے رشتہ داروں کی بدمعاشری ہے اور اس کے May کے لحاظ سے کسی پابندی سے Free
ہو گیا میں وزیر اعلیٰ صاحب سے یہ درخواست کرتا ہوں اور اپنی ذاتی رائے دیتا ہوں کہ صفائحہ ہر
لحاظ سے نظر ف کہ Accused کا حق ہے بلکہ ہر لحاظ سے مفید ہے صفائحہ پر قیدی رہا
ہو جائے تو گورنمنٹ اس کے خرچ سے پچ جاتی ہے اس کے Watch and Ward سے
پچ جاتی ہے اور وہ کہا کہ اپنے پھول کو کھلا سکتا ہے، تاکہ وہ محبر آن بنے پہاں ہمارے
ہاں جیل میں جو جاتے ہیں اس کا سبب یہ ہے کہ گما نے والا آذن گھر سے جیل بیچ دیا جاتا ہے

یہچے جو کہنہ رہ جاتا ہے اس کا ہر ممبر سونے حیرم کرنے کے اور کسی طرح گزارہ بننکر سکتا
اس ملک میں یہ سارے مجرمین جاتے ہیں مجھے کسی وقت ایک حرفت ہوتی تھی جبکہ یہی دلختا
تھا کہ Mighty British Government Bar Theatre کے قیدیوں کو Bar میں لگے رہتے تھے
گرمی کے موسم میں کردوں میں Lock up رہتے تھے، لیکن ہمارے ساتھ اس وقت
کے رسم درداج کے سطابق ایک پلا اور تازہ ریاست قلات تھی، جس میں Bail رائج
تھا کہ اگر کوئی قیدی Bail دیتا ہے، کہ میں ہنس بھاگوں تک اس سے تو اس کو تحریر
میں ہنس کر سکتے تھے اور رات کو اس کو Lock up نہیں کیا جاسکتا تھا، وہ جہاں چاہے
باہر کھلی ہوا میں سو سکتے تھے، تو اس وقت سے، میری خواہش رہی کہ ضمانت کی اس عایت
سے نامہ اٹھانا چاہیے اور اب جب ہمارے Elected ممبروں کی حکومت آئی اور ہمارے
عزم بھائیوں کی حکومت آئی تو میں یہ چاہتا ہوں کہ Bail کی Facilities ایسے
عام ہوئی چاہیے کہ اس میں پوری کورٹ کوئی پولیس اور کوئی بھی رکاوٹ نہ ڈال کے اور
ہر ملزم جو Bail پڑھانا چاہیے وہ ہر وقت جا سکے، باقی یہ کہ ملزم جیسے کہ وزیر، علی صاحب
نے کہا بعض اوقات وہ رہائی کو یا مقدمہ کو Delay کرتے ہیں، ایسا سب کم ہوتا ہے
اور اگر ہوتا ہے تو ہر وقت اس کے ہاتھ میں ہے اپ اس کا گلہ کرتے رہے وہ ہنس جائیکا
کیا کر دے گے،

میال سیدف الدین خان پرچھ لید رائٹ دی ہادیں اگر جائز رہیں تو جناب اسپکر عرض کروں
کے انہوں نے ایک Reference دیا تھا جسکا مجھے جواب لینی Personal explanation دیتا ہے،

قائد الیوان

If it is a continuous discussion.

مرٹ اسپکر میں Motion ہو جائے، اسکا مقید ہو جائے، اسکے بعد.....
میال سیدف الدین خان پرچھ :- بہت بہتر جناب

Let the Chief Minister reply to this objection.

میرزا سعیدر :-

قائد الیوان جناب اجیان تک اس کلار پر اعتراضات کا تلقن ہے، بڑی بے ادبی ہوگی، اگر میں ہوں کہ صبر صاحبان نے اس کی پروٹو کو سمجھنے کی کوششیں کی ہے دن صل اس کلار یا کی پروٹو یہ ہے کہ دہ Offences کی کوششیں Bailable Amendment ہیں میں، جنکی وجہ سے ہن کو بھی رہتے ہے کہ وہ چھ سات سالوں سے لوگ جیلوں میں پڑے رہنے ہیں ان کا فیصلہ ہنسیں ہوتا، ہم ان کو حق دیتے ہیں کہ وہ چھ میٹنے کے بعد یا سال کے بعد دہ Bail پر رہو جائیں البتہ مقرر صبر صاحب نے جو تحریز دی ہے کہ May اور Shall میں فرق ہے میں ماناؤں کہ May اور Shall میں فرق ہے اور آپ اگر اجازت دیں تو میں ایک "May" کر دل جیاں میں صبر صاحب کی یہ تحریز یہاں Add کر دل سکائے Motion Move کے "Shall" کو میں یہاں سے آؤں تاکہ Mandatory رہ جائے، چھ میٹنے کے بعد اگر دو وجہات نہ ہوئیں تو وہ Bail پر رہو جائیگا،

میرزا سعیدر :- پیش کیجئے،

Leader of the House :- Sir I beg to move that in Clause-3, in the proposed sub-section (3), for the word "May" occurring after the words "the court" the word "shall" be substituted.

Mr. Speaker :- The motion moved is that in Clause-3 in the proposed sub-section (3) for the word "May" occurring after the words "the court" the word "shall" be substituted.

As there is no opposition to this amendment, the motion is carried. Now the question is that Clause-3, as amended, stands part of the Bill. As there is no opposition, Clause-3, as amended, stands part of the Bill.

"Shall" substitute "May" " Shall" " May"

Preamble :- The question is that the preamble be the preamble of this Bill.

No opposition. Therefore Preamble becomes Preamble of the Bill.

Short Title and Commencement :- The question is that Short Title and Commencement be Short Title and Commencement of the Bill.

No opposition. Therefore Short Title and Commencement of the Bill becomes Short Title and Commencement of the Bill.

Next motion.

Leader of the House :- Sir, I beg to move that the criminal Law (special provisions) (Amendment) Bill 1972 be passed.

Mr. Speaker :- The motion is that the criminal Law (special provisions) (Amendment) Bill 1972 be passed.

Now those who are in favour of the Bill may say "YES" — those who oppose

Mian Saifullah Khan Paracha :- We were opposing it on principle. We are going to stage a walk-out because we do not want to take any part in the passing of such a "BLACK LAW".

Mr. Speaker :- "Ayes" have it. The motion is carried. The Bill is passed.

The Assembly is adjourned till 8.00 A. M. tomorrow.